بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 29

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14/ذوالقعدہ 1440 ہجری قمری • 18/وفا 1398 ہجری شمسی • 18/جولائی 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ○

(آل عمران:105)

ترجمہ: اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جو الگ الگ ہو گئے اور انہوں نے اختلاف کیا بعد اس کے کہ اُن کے پاس کھلے کھلے نشانات آ چکے تھے اور یہی ہیں وہ جن کیلئے بڑا عذاب مقدر ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12/جولائی 2019 کو مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے ہو اور بڑا بھاری ظلم کرتے ہو اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا تمہیں اسلام کی کچھ غیرت نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت تمہارے دل میں نہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

علوم جدیدہ کو اسلام کے تابع کرنا چاہئے

ضرور ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقع نہ ملا اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ بھی عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوششیں کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجالا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہے۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چندروز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اسلام کو دور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر وہ رسوم ہی رہ جاتی ہیں اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یک طرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت سے قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہل دل اور آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مرد خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جاوے۔

میرا ایمان یہی کہتا ہے کہ اس دہریت نما نیچریت کے پھیلنے کی یہی وجہ ہے کہ جو شیطانی حملے الحاد کے زہر سے بھرے ہوئے علوم طبعی، فلسفی یا ہیئت دانوں کی طرف سے اسلام پر ہوتے ہیں ان کے مقابلہ کرنے کیلئے یا ان کا جواب دینے کیلئے اسلام اور آسمانی نور کو عاجز سمجھ کر عقلی ڈھکوسلوں اور فرضی اور قیاسی دلائل کو کام میں لایا جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مجیب قرآن کریم کے مطالب اور مقاصد سے کہیں دور جا پڑتے ہیں اور ایک چھپا ہوا الحاد کا پردہ اپنے دل پر ڈال لیتے ہیں جو ایک وقت آ کر اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل نہ کرے دہریت کا جامہ پہن لیتا ہے اور وہی رنگ دل کو دیتا ہے جس سے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

آج کل کے تعلیم یافتوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس ہی نہیں ہوتا۔ پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ وہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتدا ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈالتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔

دینی تعلیم وتربیت کا صحیح وقت

یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب داڑھی نکل آئی پھر ضَرَبَ یَضۡرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا؟ طفولیت کا حافظہ بہت تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے دوسرے وقت پر ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض طفولیت کی باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل امر ہے۔ مختصر یہ ہے کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیے کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو۔ میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔ دیکھو تمہاری ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی۔ کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالیشان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔

صحبت کا اثر

مثل مشہور ہے ’’تخم تاثیر صحبت را اثر‘‘ اس کے اول جزو پر کلام ہو تو ہو لیکن دوسرا حصہ ’’صحبت را اثر‘‘ ایسا ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ اس پر زیادہ بحث کرنے کی ہم کو ضرورت نہیں۔ ہر ایک شریف قوم کے بچوں کا عیسائیوں کے پھندے میں پھنس جانا اور مسلمانوں حتی کہ غوث وقطب کہلانے والوں کی اولاد اور سادات کے فرزندوں کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے دیکھ چکے ہو۔ اِن صحیح النسب سیدوں کی اولاد جو اپنا سلسلہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچاتے ہیں، ہم نے کرسچن دیکھی ہے اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت قسم قسم کے الزام (نعوذ باللہ) لگاتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی اگر کوئی مسلمان اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور غیرت نہیں رکھتا تو اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا؟

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور اسلام پر ظلم کرتے ہو اور بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا تمہیں اسلام کی کچھ غیرت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 58 تا 61، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

★ اسلام آباد (برطانیہ) سے روانگی اور بیت السبوح (فرینکفرٹ، جرمنی) میں ورود مسعود ★ فیملی وانفرادی ملاقاتیں

★ پاکستان سے جرمنی ہجرت کرنے والے احباب جماعت کی حضور انور سے ملاقات ★ ملاقات کے بعد احباب جماعت کے ایمان افروز تاثرات

★ تقریب آمین ★ جلسہ گاہ کارلسروئے کیلئے روانگی ★ معائنہ انتظامات ★ خطاب حضور انور بر موقع معائنہ کارکنان وانتظامات جلسہ سالانہ جرمنی

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

2رجولائی 2019 (بروز منگل)

اسلام آباد سے روانگی فرینکفرٹ میں ورود مسعود

آج کا یہ دن اس لحاظ سے ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے کہ جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ''اسلام آباد'' (یو.کے) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کسی بھی ملک کا یہ پہلا دورہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کیلئے پروگرام کے مطابق صبح 10 بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین، رہائشی حصّہ کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک شخص اپنے پیارے آقا کے شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں پانچ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔ Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں اور شہروں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ Dover شہر سے گیارہ میل قبل Folkestone کے علاقہ میں وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر بڑی گاڑیاں مع مسافر بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج کا سفر بھی اسی Channel Tunnel کے ذریعہ تھا۔

اسلام آباد (یو.کے) سے مکرم منصور شاہ صاحب (نائب امیر یو.کے)، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یو.کے، مکرم اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو.کے، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ یو.کے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر اور مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ یوکے اپنی خدّام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔ قریباً 1 گھنٹہ 40 منٹ کے سفر کے بعد چینل ٹنل آمد ہوئی۔ اسلام آباد سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

بعدازاں امیگریشن اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد کچھ وقت کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ قریباً 12 بجکر 35 منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ ٹرین 12 بجکر 50 منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کیلئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کُل لمبائی 31 میل ہے اور اِس میں سے 24 میل کا حصّہ سمندر کی تہ کے نیچے ہے۔ اس سرنگ کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی سرنگ میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی سرنگ ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق 2 بجکر 20 منٹ پر ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais پہنچی (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے) ٹرین رکنے کے قریباً پانچ منٹ بعد گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت فرانس سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ فرانس سے مکرم اشفاق ربّانی صاحب امیر جماعت فرانس، مکرم محمد اسلم دُوبُوری صاحب نائب امیر فرانس، مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ انچارج فرانس، مکرم فہیم احمد نیاز صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم حسنین شاہ صاحب (نومبائع) اور قائمقام صدر خدام الاحمدیہ فرانس مکرم اسد وسیم صاحب اپنے خدام کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

جبکہ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم جری اللہ صاحب نائب جنرل سیکرٹری جرمنی، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم احمد کمال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اپنی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے کیلئے موجود تھے۔ یہاں پہنچنے کے بعد بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔

پروگرام کے مطابق چند کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد موٹروے پر ہی ایک ہوٹل Holiday Inn میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جماعت فرانس نے اس کا انتظام کیا تھا۔

دوپہر 2 بجکر 40 منٹ پر یہاں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب فرانس اشفاق ربّانی صاحب، نائب امیر فرانس اسلم دُوبوری صاحب، مبلغ انچارج فرانس نصیر احمد شاہد صاحب، ایک نومبائع دوست حسنین شاہ صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کیلئے ہوٹل کے ایک علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 بجے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے آگے فرینکفرٹ کیلئے روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے امیر صاحب فرانس سے مختلف امور کے حوالہ سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور 3 بجکر 50 منٹ پر فرینکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانگی ہوئی اور یہاں Calais سے 55 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بلجیم میں داخل ہوئے اور راستہ میں آخن (Aachen) کے مقام پر قریباً ساڑھے سات بجے بیلجیم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی میں داخل ہوئے۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق آخن شہر میں مقیم مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب کے گھر جانے کا پروگرام تھا۔ 7 بجکر 40 منٹ پر مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب کے گھر تشریف آوری ہوئی۔ مکرم صدیق احمد ڈوگر صاحب نے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد 8 بجکر 25 منٹ پر فرینکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی اور آگے سفر جاری رہا۔ اس طرح Calais سے فرینکفرٹ تک مجموعی طور پر قریباً چھ صد کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد رات 10:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

بیت السبوح میں تشریف آوری کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ شہر اور اس کے اردگرد کی جماعتوں اور جرمنی بھر کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے بڑے والہانہ اور پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

ایک طرف احباب بڑے پُرجوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے تو دوسری طرف بچے اور بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ، مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر جرمنی، مکرم امتیاز شاہین صاحب مبلغ فرینکفرٹ اور مکرم مبارک جاوید صاحب جنرل سیکرٹری لوکل امارت فرینکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حصوں کے علاوہ

Raunheim	Rüsselsheim
Bad Vilbel	Eschborn
Mörfelden	Butzbach
Usingen	Steinheim
BadHomburg	Oberussel
Kassel	Mannheim
Karlsruhe	Fulda
Rüdesheim	Darmstadt
Friedberg	Hanau
گیزن	ویزبادن
	ہائیڈل برگ

سے آئے تھے۔

اپنے آقا کے استقبال کیلئے آنے والے بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ کولون سے آنے والے 200 کلومیٹر، Dortmund

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

''اگر جنگل کے درندے مدینہ میں داخل ہو کر مجھے اٹھا لے جائیں تو بھی وہ کام کرنے سے باز نہیں آؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنے کا حکم دیا ہے''

''خدا کی قسم! وہ بھی اپنے اندر امارت کے اوصاف رکھتا تھا یعنی حضرت زید بن حارثہؓ اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی اپنے اندر امارت کے خواص رکھتا ہے''

''وہ (حضرت زید بن حارثہؓ) ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں''

''اِس یعنی اسامہ کیلئے خیر کی نصیحت پکڑو کیونکہ یہ تم میں سے بہترین لوگوں میں سے ہے''

حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

خلیفۂ وقت کی زیارت اور حصولِ علم کے شوق میں افریقہ سے پیدل پاکستان سفر کرنے والے مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ مکرم محمد صدیق دُمبیا (Dumbia) صاحب اور میدانِ عمل میں مصروف مربی سلسلہ مکرم غلام مرتضیٰ صاحب (برونڈی) کے والد ماجد مکرم میاں غلام مصطفیٰ صاحب آف میرک ضلع گوجرانوالہ کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28/جون 2019ء بمطابق 28/احسان 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

حضرت زید بن حارثہؓ کے ذکر میں بعض مزید واقعات اور حوالے ہیں جنہیں آج میں پیش کروں گا۔ حضرت زید بن حارثہؓ ایک سریہ جو ربیع الآخر سن 6 ہجری میں بنوسُلَیم کی طرف بھیجا گیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ

ماہ ربیع الآخر 6 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام اور سابق متبنّٰی زید بن حارثہؓ کی امارت میں چند مسلمانوں کو قبیلہ بنی سُلَیم کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ قبیلہ اس وقت نجد کے علاقے میں بمقام جموم آباد تھا اور ایک عرصہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف برسرِ پیکار چلا آتا تھا، سازشیں کرتا رہتا تھا، جنگوں کی کوشش کرتا تھا۔ چنانچہ غزوۂ خندق میں بھی اس قبیلہ نے مسلمانوں کے خلاف نمایاں حصہ لیا تھا۔ جب زید بن حارثہؓ اور ان کے ساتھی جموم میں پہنچے جو مدینہ سے قریباً پچاس میل کے فاصلہ پر تھا تو وہاں کوئی نہیں تھا، خالی جگہ دیکھی مگر انہیں قبیلہ مُزَینہ کی ایک عورت حلیمہ نامی جو مخالفین اسلام میں سے تھی اس نے اس جگہ کا پتہ بتا دیا جہاں اس وقت قبیلہ بنوسُلَیم کا ایک حصہ اپنے جانور، مویشی چرا رہا تھا۔ چنانچہ اسی اطلاع سے فائدہ اٹھا کر زید بن حارثہؓ نے اس جگہ پر چھاپا مارا اور اس اچانک حملہ سے گھبرا کر اکثر لوگ تو اِدھر اُدھر بھاگ کر منتشر ہو گئے مگر چند قیدی اور مویشی مسلمانوں کے ہاتھ آ گئے جنہیں وہ لے کر مدینہ کی طرف واپس لوٹے۔ اتفاق سے ان قیدیوں میں حلیمہ کا خاوند بھی تھا اور گو کہ وہ جنگی مخالف تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیمہ کی اس امداد کی وجہ سے نہ صرف حلیمہ کو بلا فدیہ آزاد کر دیا بلکہ اس کے خاوند کو بھی احسان کے طور پر چھوڑ دیا اور حلیمہ اور اس کا خاوند خوشی خوشی اپنے وطن کو واپس چلے گئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 669)

حضرت زید بن حارثہؓ کے ایک اَور سریہ، جو جمادی الاولیٰ سن چھ ہجری میں عیص مقام کی طرف بھیجا گیا تھا، اس کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ

زید بن حارثہؓ کو اس مہم یعنی بنوسُلَیم کی طرف جو سریہ گیا تھا اس سے واپس آئے زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی الاولیٰ کے مہینہ میں انہیں ایک سو ستر صحابہ کی کمان میں پھر مدینہ سے روانہ فرمایا اور اس مہم کی وجہ اہل سِیَر نے یہ لکھی ہے کہ شام کی طرف سے قریش مکہ کا ایک قافلہ آ رہا تھا اور اس کی روک تھام کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستہ کو روانہ فرمایا تھا۔

یہاں یہ وضاحت بھی کر دوں کہ قریش کے قافلے عموماً ہمیشہ مسلح ہوتے تھے اور مکہ اور شام کے درمیان آتے جاتے ہوئے وہ مدینہ کے بالکل قریب سے گزرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی طرف سے ہر وقت خطرہ رہتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ قافلے جہاں جہاں سے گزرتے قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے جاتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں جس کی وجہ سے سارے ملک میں مسلمانوں کے خلاف عداوت کی ایک خطرناک آگ مشتعل ہو چکی تھی اس لیے ان کی روک تھام ضروری تھی۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کی خبر پا کر زید بن حارثہؓ کو اس طرف روانہ فرمایا اور وہ اس ہوشیاری سے گھات لگاتے ہوئے آگے بڑھے کہ کسی کو پتہ نہ لگے اور عِیص کے مقام پر قافلے کو جا پکڑا۔ عِیص ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے چار دن کی مسافت پر سمندر کی جانب واقع ہے۔ چونکہ یہ اچانک حملہ تھا، اہل قافلہ مسلمانوں کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور اپنا ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ زید نے بعض قیدی پکڑ کر اور سامانِ قافلہ اپنے قبضہ میں لے کر مدینہ کی طرف واپسی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 670)

یہ یاد رکھنا چاہیے ہر سریہ یا جو بھی جنگ ہوئی، جو بھی لشکر بھیجا گیا وہ اس لیے کہ کچھ نہ کچھ قافلوں کی طرف سے یہ خبر ہوتی تھی کہ مسلمانوں کے خلاف کوئی سازشیں کر رہے ہیں یا کوئی منصوبہ بندی کر کے حملوں کی تجویز سوچ رہے ہیں۔ پھر حضرت زید بن حارثہؓ کے ایک اَور سریہ جو جمادی الآخرہ سن چھ ہجری میں طَرف مقام کی طرف بھیجا گیا تھا اس کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اس کا حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی ذکر کیا ہے کہ

''غزوہ بنولِحیان کے کچھ عرصہ بعد جمادی الآخرہ 6 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ کی کمان میں پندرہ صحابیوں کا ایک دستہ طَرَف کی جانب روانہ فرمایا جو مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر واقع تھا اور اس جگہ ان ایام میں بنوثَعلَبہ کے لوگ آباد تھے مگر قبل اس کے کہ زید بن حارثہؓ وہاں پہنچتے اس قبیلہ کے لوگ بروقت خبر پا کر اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے اور زیدؓ اور ان کے ساتھی چند دن کی غیر حاضری کے بعد'' کچھ دن وہاں قیام کیا اور پھر ''مدینہ میں واپس لوٹ آئے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 680-681)

اور کوئی جنگ ونگ نہیں کی، نہ ان کو تلاش کیا۔

پھر زید بن حارثہؓ کا ایک اَور سریہ ہے جو جمادی الآخرہ سن 6 ہجری میں حِسمٰی کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ

اسی ماہ جمادی الآخرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ کو پانچ سو مسلمانوں کے ساتھ حِسمٰی کی طرف روانہ فرمایا، جو مدینہ کے شمال کی طرف بنوجُذام کا مسکن تھا، وہ وہاں رہتے تھے۔ اس مہم کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام دِحیہ کلبیؓ تھا، شام کی طرف سے قیصر روم کو مل کر واپس آ رہے تھے اور ان کے ساتھ کچھ سامان بھی تھا جو کچھ تو قیصر کی طرف سے خلعت وغیرہ کی صورت میں تھا اور کچھ تجارتی سامان تھا۔ جب دِحیہؓ بنوجُذام کے علاقہ کے پاس سے گزرے تو اس قبیلہ کے رئیس ھُنَید بن عارِض نے اپنے قبیلہ میں سے ایک پارٹی کو اپنے ساتھ لے کر دِحیہ پر حملہ کر دیا اور سارا سامان چھین لیا، تجارتی سامان بھی اور جو کچھ قیصر نے دیا تھا۔ یہاں تک زیادتی کی کہ دحیہؓ کے جسم پر بھی سوائے پھٹے ہوئے کپڑوں کے کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ جب اس حملہ کا علم بنوضُبَیب کو ہوا جو قبیلہ بنوجُذام ہی کی ایک شاخ تھے اور ان میں سے بعض لوگ مسلمان ہو چکے تھے تو انہوں نے بنوجُذام کی اس پارٹی کا پیچھا کر کے ان سے لوٹا ہوا سامان واپس چھین لیا اور دِحیہؓ اس سامان کو لے کر مدینہ واپس پہنچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ یہاں آ کر دِحیہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے حالات سے اطلاع دی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہؓ کو روانہ فرمایا اور دِحیہؓ کو بھی زیدؓ کے ساتھ بھجوا دیا۔ زیدؓ کا دستہ بڑی ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ دن کو چھپتا تھا اور رات کو سفر کرتا تھا اور یہ سفر کرتے ہوئے حِسمٰی کی طرف بڑھتے گئے اور عین صبح کے وقت بنوجُذام کے لوگوں کو جا پکڑا۔ بنوجُذام نے مقابلہ کیا، باقاعدہ جنگ ہوئی مگر مسلمانوں کے اچانک حملہ کے سامنے ان کے پاؤں جم نہ سکے اور تھوڑے سے مقابلہ

کے بعد وہ بھاگ گئے اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا اور زید بن حارثہؓ بہت سا سامان اور مال مویشی اور ایک سو کے قریب قیدی پکڑ کر واپس آ گئے۔ مگر ابھی زیدؓ مدینہ میں پہنچے نہیں تھے کہ قبیلہ بنوضُبَیب کے لوگوں کو جو بنوجُذام کی شاخ تھے زیدؓ کی اس مہم کی خبر پہنچ گئی اور وہ اپنے رئیس رِفاعہ بن زید کی معیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہاں جا کے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم مسلمان ہو چکے ہیں، جیسا کہ ذکر ہوا ان لوگوں نے تو سامان چھڑایا تھا۔ اور ہماری بقیہ قوم کے لیے امن کی تحریر ہو چکی ہے، (معاہدہ ہو چکا ہے کہ ان کو امن بھی ملے گا) تو پھر ہمارے قبیلہ کو اس حملہ میں کیوں شامل کیا گیا ہے۔ اس حملے میں ان کے قبیلے کے کچھ لوگ بھی شامل ہو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے مگر زیدؓ کو اس کا علم نہیں تھا اور پھر جو لوگ اس موقع پر مارے گئے تھے ان کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار افسوس کا اظہار کیا۔ اس پر رِفاعہ کے ساتھی ابوزید نے کہا یا رسولؐ اللہ! جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے متعلق ہمارا کوئی مطالبہ نہیں یہ ایک غلط فہمی کا حادثہ تھا جو ہو گیا کہ ہمارے جو معاہدے والے لوگ تھے جنگ میں ان کو بھی ملوث کر لیا گیا مگر جو لوگ زندہ ہیں اور جو ساز و سامان زیدؓ نے ہمارے قبیلہ سے پکڑا ہے وہ ہمیں واپس مل جانا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یہ بالکل درست ہے اور آپؐ نے فوراً حضرت علیؓ کو زیدؓ کی طرف روانہ فرمایا اور بطور نشانی کے انہیں اپنی تلوار عطا فرمائی اور زیدؓ کو کہلا بھیجا کہ اس قبیلہ کے جو قیدی اور اموال پکڑے گئے ہیں، جو بھی مال تم نے پکڑا ہے وہ چھوڑ دو۔ زیدؓ نے یہ حکم پاتے ہی فوراً سارے قیدیوں کو چھوڑ دیا اور ان کا مال غنیمت بھی انہیں واپس لوٹا دیا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 681-682)

پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاہدوں کی پاسداری کا اسوہ تھا۔ یہ نہیں کہ پکڑ لیا تو ظلم کرنا ہے بلکہ غلط فہمی سے جو کچھ ہوا، بعض قبیلے شامل تھے اور ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کچھ جان بوجھ کے بھی شامل ہوئے ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو چھوڑ دیا اور ان کا مال و متاع بھی ان کو واپس کر دیا۔

پھر حضرت زیدؓ کے ایک اَور سریہ جو رجب 6 ہجری میں وادی القُریٰ کی طرف بھیجا گیا تھا اس کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ''سریہ حِسْمٰی کے قریباً ایک ماہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر زید بن حارثہؓ کو وادی القُریٰ کی طرف روانہ فرمایا۔ جب زیدؓ کا دستہ وادی القُریٰ میں پہنچا تو بنوفَزارہ کے لوگ ان کے مقابلہ کے لیے تیار تھے۔ چنانچہ اس معرکے میں متعدد مسلمان شہید ہوئے اور خود زیدؓ کو بھی سخت زخم آئے مگر خدا نے اپنے فضل سے بچا لیا۔'' حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ''وادی القُریٰ جس کا اس سریہ میں ذکر ہوا ہے وہ مدینہ سے شمال کی طرف شامی راستہ پر ایک آباد وادی تھی جس میں بہت سی بستیاں آباد تھیں اور اسی واسطے اس کا نام وادی القُریٰ پڑ گیا تھا۔ یعنی بستیوں والی وادی۔''

سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 682-683)

سریہ مُؤتَہ 8 ہجری میں ہوا۔ مُؤتَہ بلقاء کے قریب ملک شام میں ایک مقام ہے۔ اس سریہ کے اسباب بیان کرتے ہوئے، وجوہات بیان کرتے ہوئے علامہ ابن سعد لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عمیرؓ کو قاصد بنا کر شاہ بصریٰ کے پاس خط دے کر بھیجا۔ جب وہ مُؤتَہ کے مقام پر اترے تو انہیں شُرَحْبِیل بن عَمرو غَسَّانی نے شہید کر دیا۔ حضرت حارث بن عمیرؓ کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کوئی قاصد شہید نہیں کیا گیا۔ بہرحال یہ سانحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت گراں گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا تو وہ تیزی سے جُرف مقام پر جمع ہو گئے جن کی تعداد تین ہزار تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب کے امیر زید بن حارثہؓ ہیں اور ایک سفید جھنڈا تیار کر کے حضرت زیدؓ کو دیتے ہوئے یہ نصیحت کی کہ حارث بن عمیرؓ جہاں شہید کیے گئے ہیں وہاں پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ قبول کر لیں تو ٹھیک ہے نہیں تو ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور ان سے جنگ کریں۔ سریہ مُؤتَہ جمادی الاول سن 8 ہجری میں ہوا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 97-98 سریہ مؤتہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 34 زید الحب بن حارثہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریہ مُؤتَہ کے لیے حضرت زید بن حارثہؓ کو امیر مقرر فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ تمہارے امیر ہوں گے۔ اور اس لشکر کو جَیْشُ الْاُمَرَاء بھی کہتے ہیں۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ مؤتۃ من اَرض الشام حدیث 4261) (مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 505 حدیث 22918 مسند ابوقتادہ انصاریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

صحیح بخاری میں بھی اس کا ذکر ہے مسند احمد بن حنبل میں بھی۔ روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت جعفرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ! مجھے کبھی یہ خیال نہیں آیا تھا کہ آپ زیدؓ کو مجھ پر امیر فرمائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کو چھوڑو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ بہتر کیا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جزء 3 صفحہ 34۔ ذکر زید الحب۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سریہ مُؤتَہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، گو اس واقعہ کا کچھ تھوڑا سا ذکر میں چند ہفتے پہلے یا چند مہینے پہلے کے خطبوں میں بھی کر چکا ہوں۔ بہرحال دوبارہ کیونکہ حضرت زیدؓ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو پھر ذکر کر دیتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ

اس سریہ کا افسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کو مقرر کیا تھا مگر ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں اس وقت زیدؓ کو لشکر کا سردار بناتا ہوں۔ اگر زید لڑائی میں مارے جائیں تو ان کی جگہ جعفرؓ لشکر کی کمان کریں۔ اگر وہ بھی مارے جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ کمان کریں اور اگر وہ بھی مارے جائیں تو پھر جس پر مسلمان متفق ہوں وہ فوج کی کمان کرے۔ جس وقت آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت ایک یہودی بھی آپؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں آپؐ کو نبی تو نہیں مانتا لیکن اگر آپؐ سچے بھی ہوں تو ان تینوں میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر نہیں آئے گا کیونکہ نبی کے منہ سے جو بات نکلی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ گذشتہ چند مہینے پہلے جو ذکر ہوا تھا اس میں غالباً یہ ذکر تھا کہ یہودی حضرت زیدؓ کے پاس گیا اور ان کو یہ کہا۔ تو بہرحال حضرت مصلح موعودؓ نے اس روایت کو اس طرح درج کیا ہے کہ وہ یہودی حضرت زیدؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ اگر تمہارا رسول سچا ہے تو تم زندہ واپس نہیں آؤ گے۔ حضرت زیدؓ نے فرمایا کہ میں زندہ آؤں گا یا نہیں آؤں گا اس کو تو اللہ ہی جانتا ہے مگر ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سچا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا۔ حضرت زیدؓ شہید ہوئے۔ ان کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی وہ بھی شہید ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی وہ بھی شہید ہوئے اور قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پھیل جاتا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے مسلمانوں کے کہنے سے جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے لشکر کو واپس لے آئے۔

(ماخوذ از فریضۂ تبلیغ اور احمدی خواتین، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 405-406)

بخاری میں اس واقعہ کی روایت اس طرح ملتی ہے۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیدؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفرؓ نے اسے پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے جھنڈے کو پکڑا اور وہ بھی شہید ہو گئے اور یہ خبر دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ فرمایا کہ پھر جھنڈے کو خالد بن ولیدؓ نے بغیر سردار ہونے کے پکڑا اور انہیں فتح حاصل ہوئی۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب الرجل ینعی الی اھل المیت بنفسہ حدیث 1246)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حال بیان کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ حضرت زیدؓ کے ذکر سے آغاز فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! زیدؓ کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! زیدؓ کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! زیدؓ کی مغفرت فرما۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ کی مغفرت فرما۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 34 زید الحب بن حارثہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ گئے۔ آپؐ کے چہرے سے غم و حزن کا اظہار ہو رہا تھا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب الجلوس عند المصیبۃ حدیث 3122)

طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ جب حضرت زیدؓ شہید ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اہل خانہ کے پاس تعزیت کے لیے تشریف لائے تو ان کی بیٹی اس حال میں تھی کہ اس کے چہرے سے رونے کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت زید بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! یہ کیا ہے؟ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو آ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ هٰذَا شَوْقُ الْحَبِيْبِ اِلٰى حَبِيْبِهٖ یہ ایک محبوب کی اپنے محبوب سے محبت ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 34 زید الحب بن حارثہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت زیدؓ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے علامہ ابن سعد لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سریہ مُؤتَہ میں حضرت زید بن حارثہؓ کو امیر مقرر کیا اور دوسرے امیروں پر آپؓ کو مقدم رکھا۔ جب مسلمانوں اور مشرکوں کا آپس میں مقابلہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ امراء پیادہ ہی لڑ رہے تھے۔ حضرت زیدؓ نے جھنڈا لیا اور قتال کیا اور دوسرے لوگ بھی آپؓ کے ساتھ مل کر قتال کر رہے تھے۔ لڑائی کے دوران حضرت زیدؓ نیزہ لگنے کی وجہ سے شہید ہو گئے اور شہادت کے وقت آپؓ کی عمر 55 سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا کہ حضرت زیدؓ کے لیے مغفرت طلب کریں وہ جنت میں دوڑتے ہوئے داخل ہو گئے ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 33-34 زید الحب بن حارثہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت اسامہؓ، جو حضرت زید بن حارثہؓ کے بیٹے تھے، بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یعنی حضرت اسامہؓ کو اور حسنؓ کو لیتے اور فرماتے کہ اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر کیونکہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب ذکر اسامہ بن زید حدیث نمبر 3735)

حضرت جَبَلَہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوے کے لیے تشریف نہ لے جاتے تو آپؐ اپنا ہتھیار سوائے حضرت علیؓ کے یا حضرت زیدؓ کے کسی کو نہ دیتے۔

(کنز العمال جلد 13 صفحہ 397 باب فضائل الصحابہ حرف الزای زید بن حارثہؓ حدیث 37066 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

حضرت جَبَلَہؓ پھر ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کجاوے تحفے دیے گئے تو ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زیدؓ کو دے دیا۔ (کنز العمال جلد 13 صفحہ 397 باب فضائل الصحابہ حرف الزای زید بن حارثہؓ حدیث 37067 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

پھر حضرت جَبَلَہؓ کی ہی روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو جبے ہدیہ کیے گئے، تحفہ کے طور پر پیش ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زیدؓ کو عطا فرمایا۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد 3 صفحہ 241 کتاب معرفۃ الصحابۃ ذکر مناقب زید الحب بن حارثہ، حدیث 4963 دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

ایک اَور جگہ بیان ہوا ہے کہ حضرت زید بن حارثہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محب کہا جاتا تھا۔ حضرت زیدؓ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی زیدؓ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ ان پر انعام کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزادی کے ذریعہ ان پر انعام کیا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 صفحہ 117 زید بن حارثہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2010ء)

جنگ مُؤتہ کے بارے میں مختلف تاریخ کی کتب میں جو درج ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ مُؤتہ کا بدلہ لینے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت بڑا لشکر تیار فرمایا جو صفر گیارہ ہجری میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ روم کے خلاف جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ گو جنگ مُؤتہ کے بعد یہ جو لشکر تیار فرمایا تھا اس کا زید بن حارثہ سے براہ راست تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ پہلے ہی شہید ہو چکے تھے لیکن فوج کی تیاری اور وجہ میں حضرت زید بن حارثہؓ کا ذکر بھی آتا ہے اس لیے یہ حصہ بھی بیان کر دیتا ہوں۔ کچھ حصے کا حضرت اسامہؓ کے ذکر میں بھی غالباً کچھ عرصہ پہلے ذکر ہو چکا ہے بہرحال حضرت اسامہ بدری صحابی نہیں تھے اس وقت بہت چھوٹے تھے لیکن پہلے کیونکہ میں عمومی طور پر صحابہ کا ذکر کر رہا تھا اس میں ان کا ذکر ہو گیا تھا۔ بہرحال یہ لشکر جب تیار ہوا تو اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بلایا اور اس مہم کی قیادت آپؓ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا اپنے باپ کے شہید ہونے کی جگہ کی طرف جاؤ اور ملک شام کے لیے روانگی کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا جب روانہ ہو تو تیزی کے ساتھ سفر کرو اور ان تک اطلاع پہنچنے سے پہلے وہاں پہنچ جاؤ۔ پھر صبح ہوتے ہی اہل اُبنیٰ یعنی ملک شام میں بَلْقاء کے علاقے میں مُؤتہ کے قریب ایک مقام جہاں جنگ مُؤتہ ہوئی تھی وہاں پر حملہ کرو اور بَلْقاء، یہ ملک شام میں واقع ایک علاقہ ہے جو دمشق اور وادی القریٰ کے درمیان ہے۔ اس کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت لوطؑ کی نسل میں سے بالق نام کے ایک شخص نے آباد کیا تھا۔ اور داروم کے بارے میں لکھا ہے کہ مصر جاتے ہوئے فلسطین میں غزہ کے مقام پر ایک مقام ہے بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت زیدؓ کا بدلہ لینے کے لیے ان جگہوں کو اپنے گھوڑوں کے ذریعہ سے روند ڈالو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ سے مزید فرمایا اپنے ساتھ راستہ بتانے والے بھی لے کر جاؤ اور وہاں کی خبر کے حصول کے لیے بھی آدمی مقرر کرو جو تمہیں صحیح صورت حال سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی بخشے تو جلد واپس لوٹ آنا۔ اس مہم کے وقت حضرت اسامہؓ کی عمر سترہ سال سے بیس سال کے درمیان تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ کے لیے اپنے ہاتھ سے ایک جھنڈا باندھا اور حضرت اسامہؓ سے کہا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اس کی راہ میں جہاد کرو جو اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ کرو۔ حضرت اسامہؓ یہ جھنڈا لے کر نکلے اور اسے حضرت بُرَیْدَہؓ کے سپرد کیا۔ یہ لشکر جُرُف مقام پر اکٹھا ہونا شروع ہوا۔ جُرُف بھی مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک جگہ ہے۔ اس لشکر کی تعداد تین ہزار بیان کی جاتی ہے۔ اس لشکر میں مہاجرین اور انصار میں سے سب شامل ہوئے۔ ان میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جیسے جلیل القدر صحابہ اور کبار صحابہ بھی شامل تھے لیکن ان کے لشکر کے سردار حضرت اسامہؓ کو مقرر فرمایا جو سترہ اٹھارہ سال کی عمر کے تھے۔

کچھ لوگوں نے حضرت اسامہؓ پر اعتراض کیا کہ یہ لڑکا اتنی چھوٹی عمر میں اولین مہاجرین پر امیر بنا دیا ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے۔ آپؐ نے اپنے سر کو ایک رومال سے باندھا ہوا تھا اور آپؐ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ آپؐ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو! یہ کیسی بات ہے جو تم میں سے بعض کی طرف سے اسامہؓ کی امارت کے بارے میں مجھے پہنچی ہے۔ اگر میرے اسامہؓ کو امیر بنانے پر تم نے اعتراض کیا ہے تو اس سے پہلے اس کے باپ کو میرے امیر مقرر کرنے پر بھی تم اعتراض کر چکے ہو۔ پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم وہ بھی اپنے اندر امارت کے اوصاف رکھتا تھا یعنی حضرت زید بن حارثہؓ اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی اپنے اندر امارت کے خواص رکھتا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ دونوں یقیناً ہر خیر کے حق دار ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا پس اس یعنی اسامہ کے لیے خیر کی نصیحت پکڑو کیونکہ یہ تم میں سے بہترین لوگوں میں سے ہے۔ یہ دس ربیع الاول ہفتہ کا دن تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو دن پہلے کی بات ہے۔ وہ مسلمان جو حضرت اسامہ کے ساتھ روانہ ہو رہے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وداع کر کے جُرُف کے مقام پر لشکر میں شامل ہونے کے لیے چلے جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری بڑھ گئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید فرماتے تھے کہ لشکر اسامہ کو بھجواؤ۔ اتوار کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درد اَور زیادہ ہو گیا اور حضرت اسامہؓ لشکر میں واپس آئے تو آپؐ بیہوشی کی حالت میں تھے۔ اس روز لوگوں نے آپؐ کو دوا پلائی تھی۔ حضرت اسامہؓ نے سر جھکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بول نہیں سکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے اور حضرت اسامہؓ کے سر پر رکھ دیتے تھے۔ حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سمجھ لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا کر رہے ہیں۔ حضرت اسامہ لشکر کی طرف واپس آ گئے۔ سوموار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے روانہ ہو جاؤ۔ حضرت اسامہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے اور لوگوں کو چلنے کا حکم دیا۔ اسی اثنا میں ان کی والدہ حضرت اُمِّ ایمنؓ کی طرف سے ایک شخص یہ پیغام لے کر آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری وقت دکھائی دے رہا ہے، طبیعت بہت زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ یہ اندوہناک خبر سنتے ہی حضرت اسامہؓ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ واپس آ گئے تو دیکھا کہ آپؐ پر نزع کی حالت تھی۔

12 / ربیع الاول کو پیر کے دن سورج ڈھلنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جس کی وجہ سے مسلمانوں کا لشکر جُرُف مقام سے مدینہ واپس آ گیا اور حضرت بُرَیْدَہؓ نے حضرت اسامہ کا جھنڈا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر گاڑ دیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بُرَیْدَہؓ کو حکم دیا کہ جھنڈا لے کر اسامہؓ کے گھر جاؤ کہ وہ اپنے مقصد کے لیے روانہ ہو۔ یہ لشکر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا تھا اب اس کو لے کر جاؤ۔ حضرت بُرَیْدَہؓ جھنڈے کو لے کر لشکر کی پہلی جگہ پر لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام عرب میں خواہ کوئی عام آدمی تھا یا خاص تقریباً ہر قبیلے میں فتنۂ ارتداد پھیل چکا تھا اور ان میں نفاق ظاہر ہو گیا تھا۔ اس وقت یہود و نصاریٰ نے اپنی آنکھیں پھیلائیں اور بڑے خوش تھے کہ اب دیکھیں کیا ہوتا ہے اور بدلے لینے کی تیاریاں بھی کر رہے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور مسلمانوں کی کمی تعداد کے باعث ان مسلمانوں کی حالت ایک طوفانی رات میں بکرے کی مانند تھی، بہت مشکل حالت میں تھے۔ بڑے بڑے صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کیا کہ حالات کی نزاکت کے پیش نظر فی الحال لشکر اسامہؓ کی روانگی متاخر کر دیں، ذرا لیٹ کر دیں، کچھ عرصہ کے بعد چلے جائیں تو حضرت ابوبکرؓ نہ مانے اور فرمایا کہ اگر درندے مجھے گھسیٹتے پھریں تو بھی میں اس لشکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق بھجوا کر رہوں گا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاری فرمودہ فیصلہ نافذ کر کے رہوں گا۔ ہاں اگر بستیوں میں میرے سوا کوئی بھی نہ رہے تو بھی میں اس فیصلے کو نافذ کروں گا۔ بہرحال آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو کماحقہٗ قائم رکھا اور نافذ فرمایا اور جو صحابہ حضرت اسامہ کے لشکر میں شامل تھے انہیں واپس جُرُف جا کر لشکر میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو پہلے اسامہ کے لشکر میں شامل تھا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا تھا وہ ہرگز پیچھے نہ رہے اور نہ ہی میں اسے پیچھے رہنے کی اجازت دوں گا۔ اسے خواہ پیدل بھی جانا پڑے وہ ضرور ساتھ جائے گا۔ بہرحال لشکر ایک بار پھر تیار ہو گیا۔ بعض صحابہ نے حالات کی نزاکت کے باعث پھر مشورہ دیا کہ فی الحال اس لشکر کو روک لیا جائے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت اسامہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس جا کر ان سے کہیں کہ وہ لشکر کی روانگی کا حکم منسوخ کر دیں تا کہ ہم مرتدین کے خلاف نبرد آزما ہوں اور خلیفۂ رسول اور حرم رسول اور مسلمانوں کو مشرکین کے حملے سے محفوظ رکھیں۔ اس کے علاوہ بعض انصار صحابہ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اگر لشکر کو روانہ کرنے پر ہی مصر ہیں اگر یہی اصرار ہے تو ان سے یہ درخواست کریں کہ وہ کسی ایسے شخص کو لشکر کا سردار مقرر کر دیں جو عمر میں اسامہؓ سے بڑا ہو۔ لوگوں کی یہ رائے لے کر حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے پھر اسی آہنی عزم کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ اگر جنگل کے درندے مدینہ میں داخل ہو کر مجھے اٹھا لے جائیں تو بھی وہ کام کرنے سے باز نہیں آؤں گا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنے کا حکم دیا

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔“

(مسلم، کتاب الایمان)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟

فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

ہے۔اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بعض انصار کا پیغام دیا تو وہ سنتے ہی حضرت ابوبکرؓ نے جلال سے فرمایا کہ اسے یعنی اسامہؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر مقرر فرمایا ہے اور تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں اسے اس عہدے ہٹا دوں۔حضرت ابوبکرؓ کا حتمی فیصلہ سننے اور آپؓ کے آہنی عزم کو دیکھنے کے بعد حضرت عمرؓ لشکر والوں کے پاس پہنچے۔جب لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو حضرت عمرؓ نے بڑے غصہ سے کہا کہ میرے پاس سے فوراً چلے جاؤ۔محض تم لوگوں کی وجہ سے مجھے آج خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈانٹ کھانی پڑی ہے۔

جب حضرت ابوبکرؓ کے حکم کے مطابق جیشِ اسامہ جُرُف کے مقام پر اکٹھا ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ خود وہاں تشریف لے گئے اور آپؓ نے وہاں جا کر لشکر کا جائزہ لیا اور اس کو ترتیب دی اور روانگی کے وقت کا منظر بھی بہت ہی حیرت انگیز تھا۔اس وقت حضرت اسامہؓ سوار تھے جبکہ حضرت ابوبکرؓ خلیفۃ الرسولؐ پیدل چل رہے تھے۔حضرت اسامہؓ نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! یا تو آپؓ سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی نیچے اترتا ہوں۔اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔بخدا نہ ہی تم نیچے اُترو گے اور نہ ہی میں سوار ہوں گا اور مجھے کیا ہے کہ میں اپنے دونوں پیر اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کے لیے آلود نہ کروں کیونکہ غازی جب قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے اس کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کو سات سو درجے بلندی دی جاتی ہے اور اس کی سات سو برائیاں ختم کی جاتی ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کو مدینہ میں کئی کاموں کے لیے حضرت عمرؓ کی ضرورت تھی۔حضرت ابوبکرؓ نے انہیں از خود روکنے کی بجائے حضرت اسامہؓ سے اجازت چاہی کہ وہ اگر بہتر سمجھیں تو حضرت عمرؓ کو مدینہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس رہنے دیں۔حضرت اسامہؓ نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت عمرؓ کو مدینہ میں رہنے کی اجازت دے دی۔اس واقعہ کے بعد حضرت عمرؓ جب بھی حضرت اسامہؓ سے ملتے تو آپؓ کو مخاطب ہو کر کہا کرتے تھے۔اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ ۔کہ اے امیر تم پر سلامتی ہو۔حضرت اسامہؓ اس کے جواب میں غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن کہتے تھے۔کہ اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ آپؓ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

بہرحال حضرت ابوبکرؓ نے آخر میں لشکر کو ان الفاظ میں نصیحت فرمائی کہ تم خیانت کے مرتکب نہ ہونا، خیانت نہ کرنا۔تم بدعہدی نہ کرنا۔چوری نہ کرنا اور مثلہ نہ کرنا، جنگ میں مخالفین کے جو لوگ مر جائیں قتل ہو جائیں ان کی شکلیں نہ بگاڑنا۔چھوٹی عمر کے بچے اور بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرنا۔کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا اور نہ ہی جلانا۔کسی بھیڑ، گائے اور اونٹ کو کھانے کے سوا ذبح نہ کرنا۔پھر آپؓ نے فرمایا کہ تم ضرور ایسی قوم کے پاس سے گزرو گے جنہوں نے اپنے آپ کو گرجاؤں میں عبادت کے لیے وقف کر رکھا ہو گا تو انہیں چھوڑ دینا۔تمہیں ایسے لوگ بھی ملیں گے جو اپنے برتنوں میں انواع واقسام کے کھانے لائیں گے۔تم اگر ان میں سے کھاؤ تو بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور تم ضرور ایسی قوم کے پاس پہنچو گے جنہوں نے درمیان سے اپنے سروں کو منڈوایا ہو گا لیکن چاروں طرف سے بالوں کو لٹوں کی مانند چھوڑا ہو گا پس تم ایسے لوگوں کو تلوار کا ہلکا سا زخم لگانا اور اللہ کے نام کے ساتھ اپنا دفاع کرنا۔اللہ تعالیٰ تمہیں طعن اور طاعون کی وبا سے محفوظ رکھے۔اور پھر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت اسامہؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تمہیں کرنے کا حکم دیا ہے وہ سب کچھ کرنا۔

ان ساری باتوں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں حضرت ابوبکر نے حضرت اسامہؓ کو اسلامی آداب جنگ کی تاکید فرمائی، کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہونا چاہیے وہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آپؓ کو اس لشکر کی فتح پر بھی یقین تھا اس لیے آپؓ نے فرمایا کہ تمہیں کامیابیاں ملیں گی۔بہرحال یکم ربیع الآخر گیارہ ہجری کو حضرت اسامہؓ روانہ ہوئے۔حضرت اسامہ اپنے لشکر کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہو کر منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے حسب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے علاقہ اُبنیٰ پہنچے اور صبح ہوتے ہی آپؓ نے بستی کے چاروں اطراف سے ان پر حملہ کیا۔اس لڑائی میں جو شعار تھا، نعرہ تھا یَامَنْصُوْرُ اَمِتْ یعنی اے مدد یافتہ! مار ڈال۔اس لڑائی میں جس نے بھی مسلمان مجاہدوں کے ساتھ مقابلہ کیا وہ قتل ہوا اور بہت سے قیدی بھی بنائے گئے۔اسی طرح بہت سا مال غنیمت بھی حاصل ہوا جس میں سے انہوں نے خُمس رکھ کر باقی لشکر میں تقسیم کر دیا، پانچواں حصہ رکھ کے باقی تقسیم کر دیا اور سوار کا حصہ پیدل والے سے دوگنا تھا۔اس معرکے سے فارغ ہو کر لشکر نے ایک دن اسی جگہ قیام کیا اور اگلے روز مدینہ کے لیے واپسی کا سفر اختیار کیا۔

حضرت اسامہؓ نے مدینہ کی طرف ایک خوشخبری دینے والا روانہ کیا۔اس معرکے میں مسلمانوں کا کوئی آدمی بھی شہید نہیں ہوا۔جب یہ کامیاب اور فاتح لشکر مدینہ پہنچا تو حضرت ابوبکرؓ نے مہاجرین وانصار کے ساتھ مدینہ سے باہر نکل کر ان کا بھرپور خیر مقدم کیا۔حضرت بُرَیْدَہؓ جھنڈا لہراتے ہوئے لشکر کے آگے آگے چل رہے تھے۔مدینہ میں داخل ہو کر لشکر مسجد نبویؐ تک گیا۔حضرت اسامہؓ نے مسجد میں دو نفل ادا کیے اور اپنے گھر چلے گئے۔متفرق روایات کے مطابق یہ لشکر چالیس سے لے کر ستر روز تک باہر رہنے کے بعد مدینہ واپس پہنچا تھا۔جَیش اسامہؓ کا بھجوایا جانا مسلمانوں کے لیے بہت نفع کا موجب بنا کیونکہ اہل عرب یہ کہنے لگے کہ اگر مسلمانوں میں طاقت اور قوت نہ ہوتی تو وہ ہرگز یہ لشکر روانہ نہ کرتے۔تو اس طرح جو کفار تھے وہ بہت ساری ایسی باتوں سے باز آ گئے جو وہ مسلمانوں کے خلاف کرنا چاہتے تھے۔

(ماخوذ از الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 145 تا 147 سریہ اسامہ بن زید مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 291 تا 294 باب سرایا وبعوثہ/سریۃ اُسامۃ .... دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)(ماخوذ از الکامل فی التاریخ جلد 2 صفحہ 199-200 سنۃ 11ھ ذکر انفاذ جیش اسامہ بن زید مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2006ء)(معجم البلدان جلد 1 صفحہ 579 ''البلقاء'' جلد 2 صفحہ 483 ''الداروم'' جلد 2 صفحہ 149 ''الجرف'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید سے حضرت اسامہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو حرف بہ حرف پورا کر دکھایا اور انتظام وانصرام کے لحاظ سے بھی اور معرکہ آرائی میں انتہائی کامیابی اور کامرانی کے لحاظ سے بھی اس مہم کو اعلیٰ ثابت کر دیا۔آپؐ نے فرمایا تھا کہ یہ بہترین سردار ہے۔خدا تعالیٰ کے فضل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت اور برکت نے ثابت کر دیا کہ حضرت اسامہؓ بھی اپنے شہید والد حضرت زیدؓ کی طرح نہ صرف یہ کہ سرداری کے اہل تھے بلکہ ان خواص اور اوصاف میں ایک بلند مقام رکھتے تھے اور یہ خلیفۂ وقت کا مضبوط عزم وہمت اور بلند حوصلہ ہی تھا جس نے متعدد اندرونی اور بیرونی خطرات اور اعتراضات کے باوجود اس لشکر کو روانہ کیا اور پھر خدا نے کامیابی اور کامرانی سے نواز کر مسلمانوں کو پہلا سبق یہ سکھا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اب تمام برکتیں صرف اطاعت خلافت میں ہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی سر الخلافۃ میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہوا ہے۔

(ماخوذ از سر الخلافۃ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 394 حاشیہ)

بہرحال اللہ تعالیٰ حضرت زید بن حارثہؓ اور پھر ان کے بیٹے حضرت اسامہ بن زیدؓ پر، جو ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور محبوب تھے۔ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

نمازِ جمعہ کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔پہلا جنازہ ہے مکرم صدیق آدم دُمبیا (Dumbia) صاحب کا جو آئیوری کوسٹ کے مبلغ تھے، ایک عرصے سے بیمار چلے آ رہے تھے۔گذشتہ سال پراسٹیٹ (prostate) کا آپریشن بھی ہوا۔اسی طرح گردوں کا بھی مسئلہ تھا، ڈائلیسز (dialysis) بھی ہوتے رہتے تھے۔کافی عرصے سے علاج کے سلسلے میں آبی جان (Abidjan) ٹھہرے ہوئے تھے۔گذشتہ دنوں اچانک زیادہ طبیعت خراب ہونے پر ملٹری ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں 14 رجون کو آپ کی وفات ہو گئی۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

صدیق آدم صاحب 1950ء میں آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں لوسنگے میں پیدا ہوئے تھے۔1977ء کے قریب احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔پھر 1981ء میں زندگی وقف کرنے کے بعد علم حاصل کرنے کے لیے آپ نے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ پاکستان کے لیے پیدل سفر کا آغاز کیا۔تقریباً ایک سال تک سفری صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد 1982ء میں ربوہ پہنچے اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم کا آغاز کیا۔جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1985-86ء میں آپ کی آئیوری کوسٹ واپسی ہوئی اور پھر وفات تک مسلسل تیس سال سے زائد عرصہ مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔

ان کی پاکستان کے سفر کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہتے ہیں کہ 1977ء میں جب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے گھانا کا دورہ کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح کی زیارت نے ان کی روح میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کی کہ بالکل کایا پلٹ دی۔آئیوری کوسٹ پہنچ کر پاسپورٹ بنوایا اور پھر کہتے ہیں خلیفۃ المسیح کی زیارت کے لیے اپنے ایک دوست کے ساتھ پاکستان کے سفر کے لیے کوشش کرنی شروع کر دی۔اسی دوران مالی کے ایک نوجوان عمر معاذ صاحب جو وہاں آجکل ہمارے مبلغ ہیں، مسجد آبی جان میں آئے اور اپنی ایک رؤیا کی بنا پر احمدیت قبول کی

کلامُ الامام

''ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 130)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

''بڑا ہی عقلمند اور حکیم وہ ہے جو نیکی سے دشمن کو شرمندہ کرتا ہے''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 130)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک)

اور پھر کچھ دنوں بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شہر کو دیکھنے اور خلیفۃ المسیح کی ملاقات کی شدید خواہش کا اظہار کیا۔ بہر حال اس طرح ان تینوں نے پاکستان کے سفر کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ 20؍اگست 1981ء کو انہوں نے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ آئیوری کوسٹ سے روانہ ہو کر سفر کی پہلی منزل پہ گھانا پہنچے۔ وہاں وہاب آدم صاحب امیر مشنری انچارج سے ملاقات کی۔ دعاؤں کے بعد یہ ٹوگو سے بینن کو عبور کرتے ہوئے نائیجیریا کے شہر لیگوس (Lagos) پہنچے۔ وہاں مشن میں قیام کے بعد کیمرون کے لیے روانہ ہوئے۔ مشنری انچارج نائیجیریا نے بھی اپنی دعاؤں کے ساتھ ان کو رخصت کیا، کچھ مالی مدد بھی کی۔ پھر کیمرون سے ہوتے ہوئے چاڈ میں داخل ہوئے۔ چاڈ میں وہاں ان کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں لیکن بہر حال صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنا سفر جاری رکھا۔ چاڈ سے آگے سفر جاری رکھنا تقریباً ناممکن تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ایک خواب کے ذریعہ ان کی رہنمائی فرمائی کہ فوج میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ انہوں نے لیبیا کی فوج میں شامل ہونے کی کوشش کی اور اس موقع پر خدا تعالیٰ نے غیبی امداد کی اور ناممکن کو ممکن بنایا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ لیبیا کی گورنمنٹ نے ان سب کو ملک بدر کر دیا لیکن مسبب الاسباب خدا نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ نہ صرف یہ کہ ملک بدر ہونے کا حکم نامہ کینسل ہو گیا بلکہ لیبیا کی فوج میں بطور رضا کار شامل ہو کر لبنان میں تقریباً آٹھ ماہ سرحد کی حفاظت کی ذمہ داری بھی انجام دی۔ جب جنگ ختم ہوئی تو انہوں نے اپنے انچارج سے پاکستان جانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو اس نے کہا کہ کچھ عرصہ مزید ہمارے پاس ٹھہرو اس کے بعد انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوا کر آپ کو امریکہ بھجوا دوں گا۔ آپ پاکستان جانے کے بجائے امریکہ چلے جائیں تو ان لوگوں نے شکریہ کے ساتھ یہ پیشکش قبول کرنے سے معذرت کر لی اور عرض کیا کہ ہم تعلیم کی غرض سے پاکستان جانا چاہتے ہیں۔ پاکستانی سفارت خانے نے ویزا دینے سے انکار کر دیا لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے انچارج کے ذریعہ کراچی تک کے ایئر ٹکٹ مہیا کر دیئے جو ان کا فوج کا انچارج تھا اور یوں 27؍نومبر 1982ء کو یہ پاکستان جانے کے لیے ایئر پورٹ پہنچے۔ نصرت الٰہی کا نظارہ پھر سے دیکھنے کو ملا۔ انچارج نے ان کا تعارف ایک پولیس اہلکار سے کرایا کہ یہ اسلامی تعلیم کے لیے پاکستان جا رہے ہیں۔ ان کی ہر ممکن مدد کی درخواست ہے۔ چنانچہ اس پولیس اہلکار نے ان کی بے حد مدد کی۔ رات جہاز دمشق سے روانہ ہو کر صبح کراچی ایئر پورٹ پر پہنچ گیا۔ اب یہ کراچی تو پہنچ گئے لیکن ویزے کی پریشانی تھی۔ دعاؤں کے بعد پھر ایئر پورٹ پولیس کے سامنے پاسپورٹ رکھ دیئے۔ سوال و جواب ہوئے۔ تعلیم کے لیے پاکستان آنا اپنا مقصد بیان کیا تو پولیس اہلکار نے مہر لگا کر پاسپورٹ پر دستخط کر دیئے۔ پھر پوچھا کہ کہاں جانا ہے انہوں نے کہا کہ ربوہ جانا ہے تو اس نے کہا تو کیا تم قادیانی ہو؟ پہلے اس کے کہ مزید کوئی منفی خیالات اس کا ارادہ بدل دیتے اور وہ مہر کو کینسل کر دیتا اس کے ایک ساتھی نے کہا کہ قادیانی ہیں تو کیا ہوا تعلیم کے لیے آئے ہیں جانے دو۔

بہر حال کہتے ہیں کہ ربوہ پہنچنے کا اور خلیفۃ المسیح سے ملنے کا اتنا ان کو شوق تھا، بڑے جذبات سے مغلوب تھے کہ ان کو یہ خیال ہی نہیں گیا کہ یہاں کراچی میں پتا کر لیں کہ جماعت ہے تو کہاں ہے اور کوئی ممبر ہے تو اس سے مل لیں تا کہ آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ بجائے جماعت سے رابطہ کرنے کے سیدھے ریلوے سٹیشن پہنچے اور وہاں سے ربوہ کے لیے ریل کا ٹکٹ طلب کیا۔ وہاں بھی ریلوے میں ٹکٹ دینے والا کوئی لالچی شخص اور متعصب تھا۔ اس نے کہا احمدیوں کو ہم ٹکٹ نہیں دیتے اور دو گھنٹے کی بڑی بحث کے بعد آخر دو گنا کرایہ لے کر ٹکٹ دینے پر راضی ہو گیا لیکن ٹکٹ بھی پھر ایسی گاڑی کا دیا جو سست ترین گاڑی تھی اور چوبیس گھنٹے ان کو لگے کراچی سے ربوہ پہنچتے ہوئے۔ بہر حال خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی زیارت کا ان کو شوق تھا تو بڑے کٹھن سفر کے بعد ربوہ پہنچے۔ ربوہ پہنچ کر دار الضیافت میں گئے۔ بہر حال ان کو نہیں پتا تھا کہ کیا ہو چکا ہے لوگوں کی زبان پر بار بار خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ سن کر ان کو تشویش ہوئی اور پھر رابطہ کرنے پر علم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تو وفات ہو چکی ہے اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خلافت کے مقام پر متمکن ہیں۔ بہر حال پھر 1982ء میں ان کی ملاقات ہوئی۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ جامعہ سے تعلیم مکمل کر کے واپس آئیوری کوسٹ روانہ ہوئے اور پھر وہاں سے جماعت کے ذریعہ مختلف ممالک میں ان کی پوسٹنگ ہوتی رہی۔ 87ء سے 91ء تک آئیوری کوسٹ میں۔ 91ء سے 92ء تک نائیجر میں۔ 92ء سے 94ء تک بینن میں۔ 94ء سے 96ء تک ٹوگو میں اور 96ء سے وفات تک پھر آئیوری کوسٹ میں رہے۔

باسط صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ صدیق آدم صاحب خلافت کے سچے عاشق اور سلسلہ کے مخلص خادم تھے۔ کہتے ہیں لمبا عرصہ ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے دیکھا کہ دعا گو، تہجد گزار، صاحب رؤیا تھے۔ خوابوں کی تعبیر کا بھی بڑا ملکہ تھا اور اکثر اپنے جاننے والوں کو ان کی خوابوں کے مطالب بیان کیا کرتے تھے۔ باقاعدہ اپنی ماہانہ رپورٹ یہاں مرکز میں بھی بھجواتے اور مجھے بھی خط لکھتے تھے، دعائیہ خطوط بھی لکھتے تھے اور اردو زبان میں خطوط لکھا کرتے تھے یہ ان کی عادت تھی۔ بڑے نیک اور وقت کی پابندی کا احساس کرنے والے تھے۔ ذمہ داری کا احساس تھا۔ ہمیشہ وقت کی پابندی کرتے اور جو کام بھی سپرد کیا جاتا وقت کے اندر ختم کرنے کی کوشش کرتے۔ لمبے سفروں کے دوروں سے کبھی نہیں گھبراتے تھے۔ تبلیغ بڑے دلنشین انداز میں کرتے تھے۔ فتنۂ دجال اور اس کے ظہور اور علامات اور موجودہ دور کی خرابیوں کا ذکر کر کے امام مہدی کے ظہور کا تذکرہ کرتے۔ سننے والے آپ کے اندازِ بیان کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے تھے اور اکثر اوقات انہوں نے لکھا ہے کہ تبلیغ میں کامیابی ہوتی تھی۔ نارتھ ریجن میں ان کے تبلیغی دَوروں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہزاروں پھل عطا فرمائے۔ اپنے پاکستان کے سفر کا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا یہ بڑا ذکر کیا کرتے تھے، اور احمدیت کی صداقت کے طور پر یہ نشان پیش کیا کرتے تھے کہ کس طرح دور دراز ملکوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان نصیر عطا فرمائے ہیں جو اس راہ میں قربانی پیش کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں نوازتا اور اپنے پیارے مہدی کی تائید اور نصرت فرماتا ہے۔ مرحوم کا انداز بیان ’جولا زبان‘ جو وہاں بولی جاتی ہے ان بولنے والوں کے لیے خاص کشش کا باعث تھا۔ ریڈیو کے ذریعہ لائیو پروگرام بھی پیش کرتے تھے اور بڑے اعلیٰ قسم کے ان کے پروگرام ہوتے تھے، بڑے پسند کیے جاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے، ان کی اولاد کو بھی صبر اور حوصلہ بھی عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ میاں غلام مصطفی صاحب، میرک ضلع اوکاڑہ کا ہے جو 24؍جون کو 83؍سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور عبادت کا خاص شوق تھا۔ باجماعت نمازیں ادا کرنے والے، تہجد گزار تھے۔ اپنی مسجد میں فجر کی اذان خود دیا کرتے تھے۔ ساری فیملی کو نماز فجر پہ اٹھاتے اور آخری وقت تک اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ رمضان کے روزے رکھتے رہیں۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ ہر ملنے والے کو کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کا پیغام پہنچاتے تھے۔ انتہائی ملنسار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے عقیدت کا تعلق تھا۔ خطباتِ جمعہ باقاعدگی سے سنتے۔ بچوں کو بھی اس کی تاکید کرتے۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور ان کو تھرپارکر میں پیاسوں کے لیے پانی کا کنواں لگوانے کی بھی توفیق ملی۔ وصیت کا حساب اپنی زندگی میں مکمل کیا ہوا تھا۔ چند سال پہلے اپنا مکان بھی جماعت کو پیش کرنے کی ان کو توفیق ملی اور خود مسجد میں ایک چھوٹے سے کمرے میں رہنے لگے۔ اور یہ مکان جو ہے مربی ہاؤس کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ غلام مرتضیٰ صاحب مربی سلسلہ برونڈی کے والد تھے جو اس وقت میدان عمل میں مصروف ہیں اور والد کے جنازے میں شریک نہیں ہو سکے اور اس سے پہلے اپنی والدہ کی وفات پر بھی نہیں جا سکے تھے۔ بڑے صبر اور حوصلے سے غلام مرتضیٰ صاحب نے ان دونوں صدموں کو برداشت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا صبر اور حوصلہ بڑھائے اور وفا کے ساتھ اپنا وقف نبھانے کی توفیق بھی عطا فرماتا رہے۔

آپ کے ایک پوتے قاسم مصطفیٰ صاحب اور ایک نواسے محمد سفیر الدین صاحب بھی مربی ہیں۔ اسی طرح ایک پوتے بلال احمد واقف نَو ہیں اور اس سال ڈاکٹر بن کر میدان عمل میں جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے۔ غلام مرتضیٰ صاحب مربی جو پردیس میں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں اور اس وجہ سے جیسا کہ میں نے کہا جنازے میں شامل نہیں ہو سکے انہیں صبر اور حوصلے سے صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ جمعے کے بعد ان شاء اللہ دونوں کا جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

قادیان دارالامان میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی تاریخ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات (مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے ملکی سالانہ اجتماعات کیلئے 18، 19، 20؍اکتوبر 2019ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

تمام ذیلی تنظیم کے ممبران و ممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (سورۃ البقرہ:149)

اور ہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرۃ:46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (صوبہ سکم)

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنھم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

انڈونیشیا کے ایک دیرینہ خادم سلسلہ محترم سیوطی احمد عزیز صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 رنومبر 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ثابت بن خالد انصاری، حضرت عبداللہ بن عرفطہ اور حضرت عتبہ بن عبداللہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ثابت بن خالد انصاری قبیلہ بنو مالک بن نجار سے تھے۔ غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ جنگ یمامہ میں بھی شامل ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عرفطہ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کے ہمراہ ہجرت حبشہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجاشی کی طرف بھیجا تھا اور ہم لوگ اسّی کے قریب تھے۔ حضرت عتبہ بن عبداللہ کی والدہ کا نام بُسرہ بنت زید تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں یہ شریک ہوئے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قیس بن ابی صعصعہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت قیس بن ابی صعصعہ انصاری کے والد کا نام عمرو بن زید تھا۔ آپ کی والدہ کا نام شیبہ بنت عاصم تھا۔ آپ قیس ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے تھے اور غزوہ بدر اور احد میں شامل ہونے کا بھی ان کو شرف حاصل ہوا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کیلئے مدینہ سے روانہ ہو کر کہاں قیام فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوہ بدر کیلئے روانہ ہوتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر بیوت السُّقیا کے پاس قیام کیا اور کم عمر بچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے وہاں سے واپس کئے گئے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ چاہ سُقیا سے پانی لائیں۔ آپ نے اسکا پانی پیا پھر آپؐ نے سُقیا کے گھروں کے پاس نماز ادا کی۔

سوال آنحضرت ﷺ نے سقیا سے روانگی کے وقت حضرت قیس بن ابی صعصعہ کی کیا ڈیوٹی لگائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سُقیا سے روانگی کے وقت آنحضور ﷺ نے حضرت قیس بن ابی صعصعہ کو مسلمانوں کی گنتی کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر ان کو پانی پر نگران بھی مقرر کیا گیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے بئر ابی عِنَبہ کے پاس قیام کیا جو مسجد نبوی سے ڈھائی کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر حضرت قیسؓ نے صحابہ کی گنتی کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کی تعداد 313 ہے۔ حضور ﷺ یہ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا کہ طالوت کے ساتھیوں کی بھی اتنی ہی تعداد تھی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقام سُقیا کی کیا تاریخ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سُقیا کا مسجد نبوی سے فاصلہ دو کلومیٹر کے قریب تھا اور اس کا پرانا نام حُسیکہ تھا۔ رسول اللہؐ نے حُسیکہ کا نام بدل کر سُقیا رکھ دیا تھا۔ حضرت خلادؓ کہتے ہیں کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں سُقیا کو خرید لوں لیکن مجھ سے پہلے ہی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے دو اونٹوں کے عوض خرید لیا۔ جب آنحضورؐ کے پاس اس بات کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کا سودا بہت ہی نفع مند ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے غزوہ بدر کے دن حضرت قیس بن ابی صعصعہ کو کیا ذمہ داری سپرد فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساقہ کی کمان آپ کے سپرد فرمائی تھی۔ ساقہ لشکر کا وہ دستہ ہوتا ہے جو پیچھے حفاظت کی غرض سے چلتا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قیس بن ابی صعصعہ کو کتنے دن میں قرآن مجید کا دور مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں کتنی دیر میں قرآن کریم کا دَور کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پندرہ راتوں میں۔ حضرت قیسؓ نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے زیادہ کی توفیق پاتا ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ ایک جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کر لیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے آپ میں اس سے بھی زیادہ کی توفیق پاتا ہوں۔ پھر انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے اور اپنی آنکھوں پر پٹی باندھنے لگے تو آپ نے پندرہ راتوں میں دور مکمل کرنا شروع کر دیا۔ تب یہ کہا کرتے تھے کہ کاش میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیا ہوتا۔

سوال حضور انور نے حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبیدہ بن حارث بنو مطلب میں سے تھے اور آنحضرتؐ کے قریبی رشتہ دار تھے۔ ان کی والدہ کا نام سُخَیلہ بنت خُزاعی تھا۔ حضرت عبیدہؓ عمر میں رسول اللہؐ سے دس سال بڑے تھے۔ یہ ابتدائی ایمان لانے والوں میں شامل تھے۔ آنحضرتؐ کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے آپؓ ایمان لے آئے تھے۔ حضرت عبیدہؓ آنحضورؐ کے نزدیک خاص قدر و منزلت رکھتے تھے۔ آپ بنو عبد مناف کے سرداروں میں سے تھے۔

سوال حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی اعلیٰ سیاسی قابلیت اور جنگی دور بینی کی کیا مثال بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں: تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلا دستہ ہی جو آنحضرتؐ نے عبیدہ بن الحارث کی سرداری میں روانہ فرمایا تھا اس میں مکے کے دو کمزور مسلمان جو قریش کے ساتھ ملے ملائے آ گئے تھے۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ اس مہم میں جب مسلمانوں کی پارٹی لشکر قریش کے سامنے آئی تو دو شخص مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزوان جو بنو زہرہ اور بنو نوفل کے حلیف تھے مشرکین میں سے بھاگ کر مسلمانوں میں آملے۔ یہ دونوں شخص مسلمان تھے اور صرف کفار کی آڑ لے کر مسلمانوں میں آ ملنے کیلئے نکلے تھے۔ پس ان پارٹیوں کے بھجوانے میں ایک غرض آنحضرتؐ کی یہ بھی تھی کہ تا ایسے لوگوں کو ظالم قریش سے چھٹکارا پانے اور مسلمانوں میں آ ملنے کا موقعہ ملتا رہے۔

سوال غزوہ بدر کے موقع پر کفار سے مبارزت کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ربیعہ، اس کا بیٹا اور بھائی نکلے اور پکار کر کہا کہ کون ہمارے مقابلے کیلئے آتا ہے؟ تو انصار کے کئی نوجوانوں نے اسکا جواب دیا۔ عتبہ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے بتادیا کہ ہم انصار ہیں۔ عتبہ نے کہا کہ ہمیں تم سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ ہم تو صرف اپنے چچا کے بیٹوں سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اے حمزہؓ! اٹھو۔ اے علی! کھڑے ہو۔ اے عبیدہ بن حارث! آگے بڑھو۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی آواز سنتے ہی حضرت حمزہؓ عتبہ کی طرف بڑھے اور میں شیبہ کی طرف بڑھا اور عبیدہؓ بن حارث اور ولید کے درمیان جھڑپ ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو سخت زخمی کیا۔ پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو مار ڈالا اور عبیدہ کو ہم میدان جنگ سے اٹھا کے لے آئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مبارزت کے دوران عتبہ نے حضرت عبیدہؓ بن حارث کی پنڈلی پر کاری ضرب لگائی تھی جس سے ان کی پنڈلی کٹ گئی تھی۔ پھر آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھوایا اور جنگ بدر ختم ہونے کے بعد مقام صفراء جو بدر کے نزدیک ایک مقام ہے وہاں آپ کا انتقال ہو گیا اور وہیں ان کو دفن کر دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق جب عبیدہؓ کی پنڈلی کٹ چکی تھی اور اس سے گودا بہہ رہا تھا۔ تب صحابہ حضرت عبیدہؓ کو آنحضرتؐ کے پاس لائے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہید نہیں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیوں نہیں، تم شہید ہو۔

سوال حضرت عبیدہ بن حارثؓ نے شہادت کے وقت کیا شعر پڑھا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت عبیدہؓ بن حارث کو رسول اللہ کی خدمت میں لایا گیا تو رسول اللہؐ نے اپنے زانوں پر ان کا سر رکھا۔ حضرت عبیدہؓ نے کہا کاش کہ ابوطالب آج زندہ ہوتے تو جان لیتے کہ جو وہ اکثر کہا کرتے تھے اس کا میں ان سے زیادہ حق دار ہوں۔ اور وہ یہ کہا کرتے تھے کہ وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ ۔ وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَآءِ نَا وَالْحَلَائِلِ کہ یہ جھوٹ ہے کہ ہم محمدؐ کو تمہارے سپرد کر دیں گے۔ ایسا تبھی ممکن ہے کہ جبکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد سے پچھاڑ دیئے جائیں اور ہم اپنے بیوی بچوں سے بھی غافل ہو جائیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر جماعت کے کس دیرینہ خادم کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اب میں ہمارے انڈونیشیا کے ایک دیرینہ خادم، واقفِ زندگی، مبلغ سلسلہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گزشتہ دنوں جنگی وفات ہوئی۔ ان کا نام سیوطی احمد عزیز صاحب تھا۔ 19 رنومبر کو ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیوطی صاحب دل کے شدید عارضے میں مبتلا تھے اور علاج کی غرض سے انہیں ربوہ بھجوایا گیا تھا جہاں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں ان کی ایک بڑی میجر (major) سرجری ہوئی اور کچھ دن بعد 19 رنومبر کو وہ صحت یاب نہیں ہو سکے اور وفات پا گئے۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ، چار بیٹے بیٹیاں اور دس پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں ہیں۔ ان میں سے چھ بچے وقف نو میں شامل ہیں۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

Mob: 9647960851 9082768330

طالبِ دعا: جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

واقفاتِ نَو کی ذمہ داریاں

جماعت احمدیہ برطانیہ کی واقفاتِ نَو کے سالانہ اجتماع منعقدہ 6/اپریل 2019ء بمقام طاہر ہال، مسجد بیت الفتوح مورڈن کے اختتامی اجلاس سے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا اُردو ترجمہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ آپ کو ایک مرتبہ پھر واقفاتِ نو کے نیشنل اجتماع کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے ۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ نے یہاں منعقد کیے جانے والے پروگراموں اور مقابلوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہوگا۔

آپ بھی برطانیہ میں رہنے والی دوسری لڑکیوں کی طرح اس مغربی معاشرہ میں پلی بڑھی ہیں ۔ البتہ آپ ان سب سے ایک لحاظ سے مختلف ہیں اور وہ ایسے کہ آپ کے والدین نے آپ کی پیدائش سے قبل ہی آپ کی آنے والی زندگی کو دین کی خاطر وقف کر دیا تھا۔ آپ کے والدین نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام کی خدمت اور اس کی تعلیمات کو دور دور تک پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کو اسلامی تعلیمات سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا ہے۔

ہر احمدی بلکہ حقیقت میں ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کا حق ادا کرے۔ پس سب سے بنیادی چیز جس کی میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں یہ ہے کہ آپ پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔ نیز یہ کہ آپ کی نمازیں خلوص دل اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت سے پُر ہوں بجائے اسکے کہ محض جلدی جلدی نماز ادا کر کے سمجھ لیں کہ فرض ادا ہوگیا۔

عبادت کا حق حقیقی طور پر ادا کرنے کیلئے اس بات کو ذہن نشین کریں کہ آپ اس خدا کے سامنے جھک رہی ہیں جو سب طاقتوں کا مالک اور خوب سننے والا ہے اور یہ کہ آپ اپنے دل کی خواہشیں اور تمنائیں اس کے حضور پیش کر رہی ہیں ۔ یقیناً تحریکِ وقفِ نو کے ہر رکن بلکہ ہر مسلمان اور خدمتِ دین کیلئے زندگی وقف کرنے والے شخص کی یہ خواہش ہونی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے ۔ چنانچہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتی چلی جائیں۔

دوسرا اصول جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی بابرکت شکل میں ہمیں ہمیشہ قابلِ عمل رہنے والی تعلیم عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم کا ہر ایک حکم فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قرآن مجید چونکہ چودہ سو سال پہلے نازل ہوا تھا اس لیے یہ دورِ حاضر کی ضرورتوں کو پورا نہیں کرسکتا یا یہ کہ قرآن صرف پرانے زمانے کے لوگوں کی ہدایت کیلئے نازل ہوا تھا۔ قرآن کریم کا ہر لفظ آج بھی اسی طرح قابل عمل ہے جیسا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد مبارک میں تھا۔

یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ قرآن عربوں پر نازل ہوا تھا اس لیے یہ صرف عربوں کیلئے ہے۔ جیسے قرآن کریم کی تعلیم عربوں کیلئے ہے ویسے ہی یہ یورپ میں رہنے والوں کیلئے بھی ہے اور امریکہ کے اور ایشیا کے اور افریقہ کے اور دنیا کے تمام علاقوں کے باشندوں کیلئے بھی ہے۔ قرآن کریم دورِ حاضر میں بھی اسی طرح موزوں (relevant) اور قابل عمل ہے جس طرح 1400 سال قبل کے زمانہ کیلئے تھا۔ پس تمام واقفاتِ نَو کو اس بات کا خیال بھی اپنے ذہنوں سے نکال دینا چاہیے کہ اسلام پرانی طرز کا مذہب ہے یا کسی بھی طرح فرسودہ ہے۔ اسلام جس طرح گذشتہ زمانہ کا مذہب ہے اسی طرح حال اور مستقبل کا بھی مذہب ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

پس اسلام کو کیسی ہی تنقید اور اعتراض کا نشانہ کیوں نہ بنایا جائے اسکی وجہ سے آپ کبھی اپنے عقیدہ کے بارہ میں احساس کمتری یا شرمندگی کا شکار نہ ہوں۔ کوئی بھی ایسا اعتراض یا تنقید نہیں جس کا جواب نہ دیا جاسکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام پر کیے جانے والے ہر اعتراض کا جواب قرآنِ کریم میں ہی مہیا کر رکھا ہے، چاہے وہ غیر مسلموں کی طرف سے ہوں یا لامذہب لوگوں کی طرف سے۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ اس دَور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن کریم کے صحیح معانی اور تفسیر سے روشناس کروایا اور ہمیں ایسے علمی دلائل سے لیس فرمایا جن کے ذریعہ ہم اسلام پر سوال اٹھانے یا اعتراض کرنے والوں کا جواب دے سکیں۔ پس قرآن کریم کے گہرے مضامین سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت کی طرف سے شائع کی جانے والی دیگر کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ یقیناً اس دَور میں اپنے عقیدہ کو درست طریق پر سمجھنا اور اسلام کے خلاف جھوٹے الزامات لگانے والے لوگوں کا جواب دینا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کی کتب پڑھے بغیر ممکن نہیں۔

آپ میں سے بہت ساری اس وقت نوجوانی کی عمر میں قدم رکھ رہی ہیں جبکہ کئی بالغ ہو چکی ہیں اور بعض اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبِ اولاد بھی ہیں۔ آپ کو جو کہ شعور اور بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہیں یہ پختہ عادت بنا لینی چاہیے کہ آپ روزانہ کچھ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب یا تحریرات کے مطالعے کیلئے مختص کریں کیونکہ یہ آپ کو اپنے عقیدہ کے دفاع کیلئے مناسب اور ضروری دلائل سے آراستہ کر دیں گی۔

میں کئی مرتبہ اس موضوع پر بات کر چکا ہوں کہ اسلامی تعلیمات کس طرح جامع اور دور رَس اثرات رکھتی ہیں۔ یقیناً قرآن کریم شروع سے لے کر آخر تک ہماری زندگی کے مختلف پہلوؤں سے لے کر وسیع تر معاشرے کے متعلق بھی تمام امور کے بارے میں علم اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے۔

قرآن معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی گھرانے سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک ہر معاملہ میں رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام ہمیں انفرادی حقوق مثلاً بچوں کے حقوق کے بارے میں تعلیم دیتا ہے تو حکومت اور معاشرے کے افراد کے مجموعی حقوق کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تعلیمات کی تشریح فرمائی ہے تا کہ آپؑ کی جماعت کے لوگ اپنے عقیدے کو سمجھ سکیں اور ہر قسم کے جھوٹے الزامات اور تنقید کا جواب دے سکیں۔

پس آپ کو چاہیے کہ آپ ہر قسم کی ہچکچاہٹ اور خوف کو دور کر دیں اور اپنے عقیدے پر کامل یقین اور پختگی کے ساتھ قائم ہوں اور اس سے قطع نظر کہ آپ کُل وقتی طور پر جماعت کیلئے کام کر رہی ہیں یا نہیں، ان لوگوں کے اعتراضات کا جواب دیں جو اسلام کی پاک تعلیمات کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔

ایک واقفۂ نَو ہونے کے ناطے یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے قول وفعل سے اسلام کی سچی اور پر امن تعلیم کی تبلیغ کریں۔ میرا ہمیشہ یہ تجربہ رہا ہے کہ اپنے آپ کو انتہائی ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ خیال کرنے والے دنیا دار طبقے کے سامنے جب بھی اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم پیش کی گئی ہے تو وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔

خاص طور پر دنیا میں بڑھتے ہوئے تفرقہ اور فسادات کے حل کیلئے جب ہم ان کو اسلام کی پُرامن اور صلح پسندی پر مبنی تعلیم پیش کرتے ہیں تو اس کا ان پر ایک غیر معمولی اثر ہوتا ہے۔ اسلام کی عظیم الشان تعلیم بہت سے لوگوں کیلئے انتہائی خوشگوار حیرت کا باعث ہوتی ہے۔

اس لیے مخلص احمدی بچیاں اور خواتین ہونے کے ناطے آپ کو بطور واقفاتِ نَو کبھی بھی اپنے مذہب کے بارہ میں کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کے ذہن میں یہ خیال تک بھی نہ آئے کہ آپ کا دین پرانا یا فرسودہ ہے اور جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ اسکے برعکس جتنا زیادہ آپ اپنے دین پر فخر کرنے والی ہوں گی، جتنا آپ اپنی زندگی اسلام کے مطابق ڈھالیں گی اتنا ہی زیادہ دوسرے آپ کی عزت کریں گے اور اس طرح آپ کا وقار بھی دنیا میں قائم ہو جائے گا۔

یقیناً کوئی اسلامی تعلیم ایسی نہیں ہے کہ جس پر عمل کی وجہ سے آپ میں احساسِ کمتری یا کسی قسم کی کوئی شرمندگی پیدا ہو۔ ایک لمحہ کیلئے بھی اس بات سے ہرگز مت گھبرائیں کہ آپ کے دینی عقائد کی وجہ سے دوسرے لوگ کیا کہیں گے یا یہ کہ آپ کو تمسخر کا نشانہ بنائیں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کو کرنے دیں۔

بعض لوگ پردے اور حجاب پر تنقید کرتے ہیں، بعض ہمارے طریق عبادت یعنی نماز کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ بدقسمتی سے کچھ احمدی نوجوان اس وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور شرمندگی اور ہتک محسوس کرنے لگتے ہیں۔

اگر آپ کو اپنے دین پر عمل کرنے کی وجہ سے تمسخر کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو اس کو اپنی بے عزتی ہرگز خیال نہ کریں بلکہ اس کو اپنے لیے ایک اعزاز اور باعثِ فخر خیال کریں کیونکہ آپ مشکل وقت میں اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہی ہیں۔ ایسے حالات میں صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا سر اٹھا کر چلنا ہی اس دنیا میں وقار اور عزتِ نفس قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی اقدار کو بھلایا نہیں۔ آجکل بہت سے لوگوں نے خصوصاً مغربی معاشرہ میں رہتے ہوئے اپنی حقیقی دینی شناخت کو کھو دیا ہے۔ وہ لوگ بھی جو اپنے آپ کو مذہبی کہتے ہیں ایسی زندگی گزار رہے ہیں کہ ان کا مذہب سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مغربی معاشرے کے بہت سے نوجوان کہنے کو تو مسیحی ہی کہلاتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کی ایک بڑی اکثریت مسیحیت کی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہے اور ان کا چرچ کے ساتھ بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔

پچھلی نسل کے گزر جانے کے بعد جو کہ مذہب کی طرف مائل تھی دورِ حاضر کی نوجوان نسل میں مذہبی رجحان ناپید ہو جانے کے نتیجہ میں بہت سے چرچ ویران ہو چکے ہیں اور حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ وہ سرِ عام نیلام ہو رہے ہیں۔ اس نسل کو اس بات کا احساس تک نہیں رہا کہ مقدس عبادت گاہ کو فروخت کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔

اسی طرح آج کل کا معاشرہ نام نہاد آزادی کے

نام پر اپنے آپ کو انتہائی جدّت پسند اور ترقی یافتہ خیال کرنے لگ گیا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس نے تہذیب کی اعلیٰ حدوں کو چھولیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جیسے جیسے معاشرہ مذہبی تعلیمات سے دور ہوتا گیا ویسے ویسے اخلاقی معیار گرتے چلے گئے۔ جدید معاشرہ اخلاقیات اور نیکی میں بڑھنے کی بجائے پستیوں میں گرتا گیا۔ خدا سے دوری کی وجہ سے آج انسان تہذیب کے بنیادی اصولوں سے بھی دور ہٹ چکا ہے۔ مثلاً اس جدّت پسند دور میں اس بات کو معمولی سمجھا جاتا ہے کہ بچے والدین سے عزت سے پیش نہ آئیں یا ان کی بات نہ مانیں۔ یہاں تک کہ بچے کا اپنے والدین اور بڑوں کیلئے احترام بھی ختم ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس کو بھی 'آزادی' اور 'خود مختاری' کا نام دیا جاتا ہے۔

اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ اگر والدین اپنے بچوں کے ساتھ معمولی سی سختی بھی کریں تو یہاں کے مقامی سرکاری ادارے دخل اندازی کرتے ہیں اور بعض اوقات پولیس کو بھی بلا لیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں خاندانی اکائی ٹوٹ رہی ہے۔

کیا اس معاشرے کی کامیابی کا معیار یہ ہے کہ یہاں پر بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد سوشل کیئر میں داخل کی جا رہی ہے اور یہ کہ حکومتی انتظامیہ کو ان کی فلاح و بہبود کیلئے دخل اندازی کرنی پڑتی ہے۔ کیا اسی کو ترقی کہتے ہیں؟ کیا یہی جدت ہے؟ کیا یہی ہمارے دَور کی سب سے بڑی کامیابی ہے؟ اگرچہ دیر سے ہی سہی لیکن معاشرے کو اس بے لگام آزادی کے نقصانات کا ادراک ہونا شروع ہو چکا ہے۔ مثلاً یہ دیکھنے کے بعد کہ خاندان کی اکائی ختم ہو چکی ہے اور بچوں میں اپنے بڑوں کیلئے ادب برائے نام بھی نہیں رہا اب مغربی معاشرے میں بھی کچھ لوگ اس کے خلاف اپنے تحفظات کا اظہار کرنے لگے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ معاشرے کے امن و سکون کا تعلق گھریلو امن و سکون سے ہے اور گھریلو سکون اچھے اخلاق، میاں اور بیوی، والدین اور اولاد کے باہمی حسن سلوک، ادب و احترام کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لیے واقفاتِ نَو ہونے کی حیثیت میں آپ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا آپ کیلئے ضروری ہے۔

قطع نظر اس کے کہ آپ بچیاں ہیں، نوجوان ہیں یا پختہ عمر کی ہیں آپ تمام واقفاتِ نَو پر لازم ہے کہ اپنے والدین، بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں۔ آپ میں سے جو شادی شدہ ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے بچوں اور خاوندوں سے محبت کا تعلق رکھیں، ان کے حقوق ادا کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ آپکا گھرانہ اسلامی روایات کی عملی تصویر ہو۔

جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ قرآنِ کریم جیسی بے نظیر کتاب کی تعلیمات کے مطابق ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری ہمیشہ ہماری اولین ترجیح رہنی چاہیے۔ لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کریں، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے کرام کی تفاسیر کا مطالعہ کریں اور اس امر میں فخر محسوس کریں کہ آپ ایک زندہ خدا کو ماننے والی اور ایک عظیم الشان نبیؐ کی پیروکار ہیں جس کی بیان فرمودہ تعلیمات رہتی دنیا تک قائم رہیں گی۔ ان شاء اللہ۔

اس بات کو بھی باعثِ فخر سمجھیں کہ ہمارا ایمان ہمارے لیے دنیا و آخرت میں نجات کا باعث ہوگا۔

اگر آپ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں گی تو یقیناً آپ اپنی روزمرّہ زندگی اور اپنے گھروں میں ہی جنت کا نظارہ دیکھ لیں گی۔

میں واقفین نَو بچوں کے والدین کو بھی یہ یاد کروانا چاہتا ہوں کہ انہیں ہمیشہ یہ مدّنظر رکھنا چاہیے کہ انہوں نے اپنے بچوں کو اسلام کی خاطر وقف کیا ہے اور اگر وہ ان کیلئے نیک نمونہ نہیں بنیں گے تو اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ یہ قصور اُن کا ہوگا کہ ان کا وقف کیا ہوا بچہ ہماری جماعت کی خاطر ایک مفید وجود نہیں بن سکا۔ پس اپنے بچے کو وقف کرنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ عمر بھر کیلئے اپنے نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کا عہد کریں۔

اسی طرح ان واقفاتِ نو کو بھی جن کی شادی ہو چکی ہے اور وہ خود بھی مائیں بن چکی ہیں اس عہد کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے جو پہلے ان کے والدین نے کیا اور اب انہوں نے اپنی اولاد کیلئے کرنا پسند کیا کہ انہوں نے اپنے بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کرنی ہے اور ان کیلئے نیکی کا ایسا نمونہ قائم کرنا ہے کہ وہ آپ کے نقش قدم پر چل کر بہترین تربیت پا سکیں۔ اگر آپ اس طرح اپنی زندگی کو گزاریں گی تو جماعت ہمیشہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ ان شاء اللہ

اسلام میں عورت کا مقام اس قدر بلند ہے کہ عورتوں ہی کی اعلیٰ کاوشوں کی بدولت آئندہ آنے والی نسلیں اپنے ایمان پر قائم رہیں گی۔ اگر مائیں اپنی اہم ترین ذمہ داری نبھانے والی ہوں تو ہمارے مذہبی عقائد ہماری آنے والی نسلوں میں راسخ رہیں گے ورنہ ہمارا حال بھی ان دیگر مذاہب کی طرح ہو جائے گا جنہوں نے وقت کے ساتھ اپنی اقدار اور روایات کو کھو دیا۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ عیسائی اپنے گرجا گھر بیچ رہے ہیں اور کچھ یہودی بھی اپنے معبدوں کے ساتھ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم اپنے ایمان پر نیک نیتی سے قائم نہیں رہیں گے اور آنے والی نسلوں کے لیے نیک نمونہ پیش نہیں کریں گے تو ہماری مسجدیں بھی دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کی طرح ویران اور بے آباد ہو جائیں گی۔ لیکن ان شاء اللہ ایسا وقت ہرگز نہیں آئے گا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام قیامت تک ایک زندہ مذہب کے طور پر قائم رہے گا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے احیائے نَو کیلئے بھیجا اور آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ دوبارہ قائم فرمایا۔

لہٰذا ایسا تو نہیں ہوگا کہ ہماری مساجد بیچی جائیں یا جماعت کی ترقی رک جائے۔ ہاں! وہ لوگ جو اپنی ذمہ داریوں سے کوتاہی برتیں گے اور ایمان پر قائم نہیں رہیں گے وہ خود بھی گمراہ ہو جائیں گے اور ان کی نسلیں بھی اس مادہ پرست دنیا میں کھو جائیں گی۔

ایک احمدی عورت، ایک احمدی ماں، ایک احمدی بیٹی اور ایک واقفۂ زندگی ہونے کی حیثیت سے آپ کو اپنے فرائض یاد رہنے چاہئیں۔ بے شک آپ مستقل طور پر کسی جماعتی ادارے میں خدمات نہ بجا لا رہی ہوں، آپ سب واقفات زندگی ہیں لہٰذا اپنے دینی علم میں اضافہ کرتی رہیں تاکہ آپ اپنے عقیدے کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھال سکیں اور اسلامی اقدار اپنے بچوں میں راسخ کر سکیں۔ نیک بنیں اور اعلیٰ اخلاق پر قائم رہیں، ہمیشہ سچ بولیں، اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور ہر روز پہلے سے بہتر مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ اسی صورت میں ہم اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ہماری اولاد اور آئندہ آنے والی نسلیں محفوظ ہاتھوں میں ہوں گی اور بڑے ہو کر جماعت کے لیے باعث فخر ہوں گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے سب سے ضروری یہ بات ہے کہ وہ ہمیشہ تقویٰ کو مقدم رکھیں، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی نیکی اور اچھی عادت کو اپنانے والے ہوں۔ اسلام کیلئے جانفشانی اور وفاداری سے خدمت بجا لانے والے ہوں۔ اس لیے کوشش کریں کہ آپ سب سے زیادہ سچی، سب سے زیادہ محنتی اور اسلام کی خدمت کرنے والی، سب سے وفادار خدمتگار بنیں۔ اسلام کے پیغام کو پھیلانا اپنی عمر بھر کی ذمہ داری سمجھیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب لوگوں کو نیکی اور تقویٰ سے زندگی گزارنے اور اپنے خالق سے قرب میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی گود میں پلنے والی نسلوں کی اس طریق پر پرورش کرنے والی ہوں کہ جن سے جماعت کی روحانی، اخلاقی اور علمی ترقی کے سامان ہوتے رہیں اور کوئی ایسا احمدی بچہ نہ ہو جو اسلامی تعلیمات سے دور جا کر اپنی زندگی کو ضائع کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ سب حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والی اور جماعت احمدیہ کے لیے مفید وجود بنیں اور جماعت کے لیے مستقل طور پر ایک باعث فخر وجود ہوں۔ آمین۔

(ترجمہ: ٹیم تراجم ادارہ الفضل انٹرنیشنل)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10 مئی 2019)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اس امر کی فوری ضرورت ہے کہ ہر قسم کی نفرتوں کو مٹا دیا جائے اور امن کی بنیادوں کو اُستوار کیا جائے''

(خطاب فرمودہ 22 اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2018)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

بقیہ خطاب از صفحہ نمبر 2

اور Düsseldorf سے آنے والے 250 کلومیٹر، Aachen اور Hannover سے آنے والے 300 کلومیٹر، جبکہ ہمبرگ سے آنے والے 550 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے چھ صد کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کیلئے بیرونی ممالک سے مہمانوں اور وفود کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک رشیا، قرغیزستان، بورکینا فاسو، مالی، کانگو، سیرالیون، نائیجر، غانا، نائجیریا، بینن، البانیا، سینیگال، انڈونیشیا اور بعض مشرقی یورپ کے ممالک سے بعض ممبران اور وفود جرمنی پہنچ چکے ہیں اور یہ سب اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ حضور انور کا استقبال کرنے والوں کی تعداد دو ہزار تین صد تھی۔

10 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد وخواتین پہنچے تھے ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے خوش نصیب احباب اور نوجوانوں کی تھی جو گزشتہ ایک سال کے دوران پاکستان سے ہجرت کر کے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں پیارے آقا کی اقتدا میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی لوگ اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھے اور ان انتہائی مبارک لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے جو اُن کی زندگیوں میں پہلی مرتبہ آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ یہ برکتیں اور سعادتیں ہم سب کیلئے مبارک کرے اور ہماری آئندہ نسلیں اور اولادیں بھی ان انعامات سے ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہیں۔ آمین۔

......☆......☆......

03 جولائی 2019ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بجکر 15 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 11 بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 121 افراد اور 38 خواتین نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 23 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔

اس کے علاوہ پاکستان، چاڈ، کانگو، مالی، غانا، تنزانیہ، قطر، بورکینا فاسو، گیمبیا، سینیگال، ماریشس، پرتگال، انڈونیشیا اور سعودی عرب سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی شرف ملاقات پایا۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز میں سے بعض بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ Bielefeld سے آنے والے 260 کلومیٹر، Aachen سے آنے والے 265 کلومیٹر اور Munchen سے آنے والے 400 کلو میٹر، جبکہ ہمبرگ سے آنے والے 500 کلومیٹر اور برلن سے آنے والے احباب اور فیملیز 530 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے ملاقات کیلئے حاضر ہوئی تھیں۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر 1 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں دوران سال مختلف ذرائع سے پاکستان سے جرمنی پہنچنے والے احباب اور نوجوانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان نوجوانوں کی مجموعی تعداد 200 سے زائد تھی اور یہ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ آج یہ سب اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کے دیدار سے فیض یاب ہو رہے تھے۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی ملک میں، اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم سے ستائے ہوئے تھے اور اپنے گھر بار اور عزیز واقارب کو چھوڑ کر اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ہجرت کر کے اس ملک میں آ بسے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر ایک کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بعض سے پوچھا کہ کہاں سے، کس جماعت سے آئے ہیں۔ بعضوں سے ان کے اسائلم کیسز کے حوالہ سے بھی دریافت فرمایا۔ یہ نوجوان بھی اپنے پیارے آقا سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور سے بات کرنے کی سعادت پاتے۔ یہ سب لوگ آج کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں ان کے دل تسکین سے بھر گئے اور زندگی کے دھارے بدل گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ملاقات کی سعادت پانے والے یہ نوجوان جب مسجد کے ہال سے باہر آتے تو ان کے دلوں کی عجیب کیفیت ہوتی تھی۔ اکثر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد احباب کے ایمان افروز تاثرات

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج میں بہت خوش ہوں۔ میری زندگی کی ایک ہی خواہش تھی کہ میری پیارے آقا سے ملاقات ہو اور میں حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دوں۔ آج خدا تعالیٰ نے یہ خواہش پوری کر دی۔ میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہوگا۔

☆چونڈہ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں نے حضور انور کے ہاتھ کو چھوا، میرا مصافحہ ہوا۔ آج میری دلی مراد پوری ہوگئی۔ میں آج کتنا خوش قسمت انسان ہوں۔

☆سیالکوٹ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج پیارے آقا سے ملاقات میری زندگی کے سب سے اہم لمحات تھے۔ میں اسے زندگی بھر بھول نہ پاؤں گا۔ بس اگر کوئی زندگی ہے تو یہی زندگی ہے۔

☆اوکاڑہ سے آنے والے ایک نوجوان دوست کہنے لگے کہ میں کتنا خوش قسمت انسان ہوں کہ میں نے حضور انور سے سلام کیا، حضور انور نے میرا ہاتھ پکڑا، مجھے نئی زندگی مل گئی۔ میرے اندر ایک روحانی کیفیت پیدا ہوئی۔ میں پہلے سے بدل چکا ہوں۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔

☆کنڈیارو سندھ سے آنے والے ایک صاحب نے بیان کیا کہ میرا دل اس وقت جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ میں بولنے کی سکت نہیں پاتا۔ میں کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ بس اتنا کہتا ہوں کہ مجھے آج ایک نئی زندگی ملی ہے۔

☆سیالکوٹ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرا دل سکون سے بھر گیا ہے۔ مجھے نئی زندگی ملی ہے۔ میں اپنے اندر روحانیت محسوس کرتا ہوں۔ آج کی ملاقات میری زندگی کا ایک معجزہ ہے، پاکستان میں رہتے ہے کبھی تصور بھی نہیں تھا کہ حضور انور سے اس طرح ملاقات ہوگی۔ یہ ملاقات میری زندگی کا ایک خوشگوار ترین لمحہ ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ اس وقت بہت زیادہ دل دھڑک رہا ہے، ہاتھ کانپ رہے ہیں، ایک کپکپی طاری ہے۔ میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میری کیا کیفیت ہے۔ بس اتنا کہتا ہوں کہ میں نے اپنی مراد پالی اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگیا۔

☆سیالکوٹ سے آنے والے ایک دوست کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص فضل فرمایا ہے کہ میری حضور انور سے ملاقات ہوگئی ہے۔ میں کتنا خوش قسمت انسان ہوں کہ میں نے حضور کو اپنے انتہائی قریب سے دیکھ لیا ہے اور میرا دل سکون سے بھر گیا ہے۔ حضور نے میرا ہاتھ پکڑے رکھا۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک صاحب نے بیان کیا کہ آج میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ میرا دل جذبات سے بھرا ہوا ہے۔ الفاظ میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ میں نے حضور کے چہرہ پر اتنا نور دیکھا ہے کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

☆رحیم یار خان سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے والدین نہیں ہیں۔ آج میری زندگی کو بہت سکون ملا ہے۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ ان چند لمحات نے میری زندگی بدل دی ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک دوست نے بیان کیا کہ آج میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ ربوہ میں تو ہم حضور انور کو ٹی وی پر دیکھتے تھے، اور دل میں شدید خواہش تھی کہ کبھی ہماری بھی حضور انور سے ملاقات ہو۔ آج اللہ نے اپنے فضل سے یہ خواہش پوری کر دی اور حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا ہے۔ حضور انور سے مصافحہ کیا ہے اور بات کی ہے۔

☆راولپنڈی سے آنے والے ایک نوجوان نے بیان کیا۔ ملاقات کے بعد میرے دل کی ایک روحانی کیفیت ہے جو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ہم حضور انور کو ایم ٹی اے پر دیکھا کرتے تھے۔ آج میری زندگی کی اس سے بڑی سعادت کیا ہوگی کہ میں نے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ حضور انور کے ہاتھوں کو چھوا اور بوسہ دیا اور باتیں کیں۔ آج میرا جرمنی آنے کا مقصد پورا ہوگیا ہے۔ خدا تعالیٰ حضور کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ہمارا خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق قائم رہے اور ہماری اولادیں بھی ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں اور وفا کا تعلق قائم رکھیں۔

☆ربوہ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میرا دل ابھی تک دھڑک رہا ہے اور جسم کانپ رہا ہے۔ بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میرے دل کو بہت سکون ملا ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں سب کچھ مل گیا ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میری بہت خوش قسمتی ہے میں اظہار نہیں کر سکتا۔ میں بھی ایم ٹی اے پر حضور انور کو دیکھا کرتا تھا اور ان پیاسی روحوں میں شامل تھا آج جو بھی حضور انور سے ملاقات کی منتظر ہیں۔ آج خدا تعالیٰ نے مجھے یہ سعادت عطا فرمادی کہ حضور انور کو اپنے قریب سے دیکھا اور حضور انور کے ہاتھوں کو چھوا اور برکتیں حاصل کیں۔ بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے نور ہی نور دیکھا ہے۔

☆کھاریاں سے آنے والے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور کے چہرہ پر ایک ایسا نور ہے کہ مجھ سے کچھ بولا نہ گیا۔ میں سوچ کر آیا تھا کہ یہ یہ بات کروں گا لیکن کچھ بول نہ سکا اور میرا جسم کانپنے لگ گیا اور میں بات نہ کرسکا۔

☆گجرات سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں نے حضور انور سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن مجھ سے بولا نہیں گیا۔ میرا دل دھڑک رہا تھا۔ حضور انور نے خود ہی مجھ سے بات کی اور میرے کیس کے بارہ میں پوچھا۔ اس وقت بھی میرے جسم پر کپکپی طاری ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میرا دل دھڑک رہا ہے، میرا جسم کانپ رہا ہے۔ حضور انور کے چہرہ پر اتنا نور تھا کہ میں دیکھ نہیں سکا۔ مجھ سے بولا نہیں جا رہا۔ موصوف کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

☆کھاریاں (گجرات) سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ آج حضور انور سے ملاقات کے بعد میں اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں۔ حضور کو اللہ تعالیٰ لمبی زندگی عطا فرمائے اور خلافت کا سایہ ہمیشہ ہم پر سلامت رکھے۔

☆سانگلہ ہل سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج میں اپنی خوشی کی حالت الفاظ میں بیان کرنے کی سکت نہیں پاتا۔ جیسے کسی انسان کو اس کی انتہائی قیمتی گمی ہوئی چیز مل جائے تو اس کی جو حالت ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ آج میری حالت ہے۔ ہم اپنے آقا کے دیدار کو ترسے ہوئے تھے آج وہ دیدار ہو گیا۔ ایسے لگ رہا ہے کہ آج مجھے ایک بہت بڑی نعمت مل گئی ہے۔ اس ملاقات کو میں زندگی بھر یاد رکھوں گا۔

☆شیخوپورہ سے آنے والے ایک دوست نے بیان کیا کہ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج ملاقات کا موقع عطا ہوا۔ میں بہت خوش قسمت ہوں۔ مجھے یہ ملاقات زندگی بھر یاد رہے گی اور ہمیشہ میری زندگی کا حصہ رہے گی۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرا یہاں ہال سے باہر جانے کو دل نہیں کر رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک کونے میں کھڑا ہو کر حضور کو دیکھتا رہوں۔ میرا دل دھڑک رہا ہے، ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ ان پر ایک کپکپی طاری تھی اور آنکھوں میں آنسو تھے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے بیان کیا کہ اس وقت میرا دل اندر سے رو رہا ہے۔ میرے والدین فوت ہو چکے ہیں۔ آج میں نے ان دونوں کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔ مجھے آج بہت سکون ملا ہے۔ آج کا دن میری زندگی کا ایک اہم دن ہے۔

☆گوجرانوالہ سے آنے والے ایک نوجوان نے بیان کیا کہ میری زندگی کی ساری خواہشات آج ہی پوری ہو گئی ہیں۔ اب میری زندگی کی کوئی خواہش نہیں رہی۔ زندگی میں ایسا موقع پتا نہیں کب دوبارہ ملتا ہے۔ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں۔ خدا کے خلیفہ کے ہاتھوں کو چھؤا ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں دعا کیا کرتا تھا کہ کبھی میری زندگی میں میری حضور انور سے ملاقات ہو۔ مجھے بھی آقا کے دیدار کی گھڑی نصیب ہو۔ آج میں بہت خوش نصیب انسان ہوں کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے اور آج مجھے حضور انور کے دیدار کی گھڑی نصیب ہو گئی ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور انور کے ہاتھوں میں دیا اور حضور انور سے دعا کیلئے بھی کہا۔

اکثر نوجوانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں آج اس قدر دلی سکون، اطمینان اور خوشی ہے کہ ہمارے پاس بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ ہم نے آج وہ کچھ دیکھا ہے اور وہ پایا ہے جسکے بارہ میں پہلے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ آج ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور نوجوانوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ملاقات کا یہ پروگرام 6 بجکر 32 منٹ تک جاری رہا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 29 فیملیز کے 118/افراد اور اس کے علاوہ 40/احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز جرمنی کی مختلف 70 جماعتوں سے آئی تھیں۔

ان میں سے بعض تو بڑے لمبے سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ کاسل، کولن، ڈورٹمنڈ سے آنے والے قریباً 200 کلومیٹر، Dusseldorf اور Bonn سے آنے والے قریباً 230 کلومیٹر، Reutlingen سے آنے والے 250 کلومیٹر اور بوخالٹ کے علاقہ سے آنے والی فیملیز 300 کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔

اسکے علاوہ آج ملاقات کرنے والوں میں پاکستان، غانا، بورکینا فاسو، سوئٹزرلینڈ، تنزانیہ، سعودی عرب، بینن، سینیگال، لائبیریا، آسٹریلیا، کانگو، مالی، نائیجر، سیرالیون، گیمبیا، یونان اور فن لینڈ سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

بعد ازاں پروگرام کے مطابق 9 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور تقریب آمین کا آغاز ہوا۔ درج ذیل 38 خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم فوزان اختر، طلال احمد، حسیب ملک، شایان احمد کاہلوں، جاذب احمد، نایاب احمد طاہر، شعیب احمد خان، نورالدین چغتائی، آیان احمد، حسیب احمد، رانا مسرور احمد محمود، فارس احمد، فاران احمد مصطفیٰ، تحریم عطاء، فہیم احمد، توحید احمد، کرشن احمد، درمان احمد مبارک، لقمان محمود، شایان حفیظ، نوید احمد نثار، مصور احمد۔

عزیزہ علیشہ ملک، خوباں قمر، علینہ روپ رفیع، انوش عتیق کائنہ امتیاز، ماریہ طارق، ارج للّی مبارک، لبینہ سوسن احمد، ہانیہ افزاء شہروز، ہبۃ الشافی مبارک، عافیہ عاصم، صبیہ انجم پال، حوریہ کائنات کاشف، عروسہ احمد، فریدہ تنویر، عزیزہ عابدہ بلال۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

04/جولائی 2019ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بجکر 15 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

جلسہ گاہ کارلسروئے کیلئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ کارلسروئے کیلئے روانگی تھی۔ 5 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور یہاں سے Karlsruhe کیلئے روانگی ہوئی۔

بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K-Messe کہلاتی ہے۔ اسکا کُل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اسکا Covered حصّہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایئر کنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں اٹھارہ ہزار سے زائد لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ان چاروں ہالوں سے ملحق مجموعی طور پر 128 بیوت الخلا ہیں اور بہت سے چھوٹے ہال اور کمرے بھی ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

قریباً 1 گھنٹہ 55 منٹ کے سفر کے بعد 7 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو افسر جلسہ سالانہ محمد الیاس مجوکہ صاحب اور افسر جلسہ گاہ حافظ مظفر عمران صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور کچھ دیر کیلئے اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

قریباً 8 بجے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ نائب افسران جلسہ سالانہ جنکی تعداد 14 ہے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور فرمایا "اچھا یہ نائب افسران ہیں۔"

جماعت ہمبرگ سے 7 خدام اور 4/اطفال 680 کلومیٹر کا سفر پانچ ایام میں سائیکلوں پر طے کر کے جلسہ گاہ پہنچے تھے۔ یہ سب ایک طرف کھڑے تھے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم 680 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آج ہی پہنچے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا "ماشاء اللہ، 680

کلامُ الامام

"سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے
جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے"

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 194)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

"جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور
انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے"

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلومیٹر کا سفر طے کیا ہے۔''

بعد ازاں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ رجسٹریشن اور کارڈ سکیننگ سسٹم کا معائنہ فرمایا۔

مردانہ جلسہ گاہ کے ساتھ ایک کھلے ایریا میں ایک بڑی مارکی لگائی گئی ہے۔ جن لوگوں کو ہال میں جگہ نہ مل سکے وہ اس مارکی میں بیٹھیں گے اور یہاں باقاعدہ صفوں کیلئے لائنیں لگا کر نماز کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مارکی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اسکے بعد حضور انور نے اُس سٹور کا معائنہ فرمایا جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیا سٹور کی گئی ہیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیا مختلف شعبوں کو مہیّا کی جاتی ہیں۔

اس سٹور کے بالمقابل ایک دوسرے حصّہ میں مختلف ممالک سے آنے والے غیر ملکی مہمانوں کے لیے کھانا کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حصّہ کو بھی دیکھا اور انتظام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اسکے بعد حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔ سب سے پہلے حضور انور نے گوشت کی کٹائی کا جائزہ لیا اور منتظمین سے اس بارہ میں گفتگو فرمائی۔ اس گوشت کو ایک معین ٹمپریچر پر محفوظ کرنے کیلئے ایک کنٹینر نما فریزر حاصل کیا گیا ہے جس میں ٹنوں کے حساب سے گوشت رکھا جاسکتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور کھانا پکانے کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کیلئے ان کی ضرورت اور مزاج کے مطابق علیحدہ کھانا تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اس کا بھی جائزہ لیا۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے ہزاروں مہمانوں کیلئے آج آلو گوشت اور دال کا سالن تیار کیا گیا تھا اور ساتھ وہ نان بھی رکھے گئے تھے جو مہمانوں کو دیے جانے تھے۔

حضور انور نے از راہ شفقت آلو گوشت اور دال سے چند لقمے تناول فرمائے اور اس بات کا جائزہ لیا کہ دونوں سالن صحیح پکے ہوئے ہیں یا ان میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ حضور انور نے کھانے کے معیار کے بارہ میں منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے از راہ شفقت اپنے ان خدام کیلئے کیک کے مختلف حصّے کیے اور ایک ٹکڑا تناول فرمایا۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ گیارہ بارہ سالوں سے لگائی جارہی ہے اور ہر سال اس میں مزید بہتری لائی جارہی ہے۔ یہ مشین احمدی انجینئرز نے مل کر خود تیار کی ہے۔ آغاز میں یہ صورت تھی کہ مشین پر دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا۔ لیکن گزشتہ ایک دو سالوں میں اس میں بہتری لائی گئی ہے۔ اب یہ بٹن نہیں دبانا پڑتا بلکہ جونہی دیگ صفائی کیلئے رکھی جاتی ہے خود بخود فنکشن شروع ہو جاتا ہے اور دیگ دھلنے کا پراسس مکمل ہونے کے بعد خود بخود باہر آجاتی ہے۔

اس مشین کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں لنگر خانہ کے کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

لنگر خانہ کے قریب ہی کھانا کھانے کیلئے دو بڑی وسیع مارکیز لگائی گئی تھیں۔ قریب ہی چائے کا سٹال بھی تھا۔ حضور انور نے ان انتظامات کو دیکھا اور اس حوالہ سے افسر صاحب جلسہ سالانہ سے بعض امور پر استفسار فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے ایریا میں تشریف لے آئے اور خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ راستہ کے دونوں اطراف جرمنی کی مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آنے والی فیملیاں اپنے اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں۔ یہ سبھی لوگ اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ حضور از راہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعض سے حضور انور نے ان کے خیموں کے حوالہ سے گفتگو بھی فرمائی۔ مختلف اطراف سے احباب مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔

حضور انور نے از راہ شفقت ایک خیمہ کے قریب جاکر اس کا معائنہ فرمایا اور اس خیمہ میں ٹھہرنے والی فیملی سے گفتگو فرمائی اور یہ بھی دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ اس خیمہ میں قیام کر سکتے ہیں اور اس خیمہ میں داخل ہونے کیلئے ایک ہی راستہ ہے یا اور بھی راستے ہیں۔ خیمہ کے اندر باقاعدہ ایک بیڈ کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ اس بارہ میں فیملی نے بتایا کہ ہمارے ایک ممبر تکلیف کی وجہ سے زمین پر نہیں لیٹ سکتے اس لیے ان کیلئے ہم نے ایک بیڈ کا انتظام کیا ہے۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصّہ پرائیویٹ Caravan کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ ان خیمہ جات اور Caravan کے اردگرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن، کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جاسکتا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ لجنہ کیلئے کھانا کھانے کا انتظام اور ان کے بازار کا انتظام بیرونی کھلے ایریا میں مارکیز لگا کر کیا گیا تھا جسکے نتیجہ میں موجود ہالز میں ان کے جلسہ گاہ کیلئے وسیع جگہ مہیّا ہوگئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

لجنہ کے جلسہ گاہ میں ناظمہ اعلیٰ کے تحت دس نائب ناظمہ اعلیٰ، 58 ناظمات، 72 منتظمات، 386 نائب ناظمات، گیارہ انچارج اور 4698 معاونات خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

لجنہ جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا اور MTA3 العربیہ کی ٹیم سے از راہ شفقت گفتگو فرمائی۔

اسکے بعد حضور انور MTA کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں MTA کے مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے ہیں۔ یہاں MTA کے تحت مختلف پراجیکٹس بنائے جارہے ہیں، گرافکس اور ایڈیٹنگ کے شعبہ جات بھی اسی جگہ کام کر رہے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کتب کے سٹور اور سٹال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں مختلف میزوں اور سٹینڈز پر بڑی ترتیب کے ساتھ کتب رکھی گئی تھیں تاکہ کتب حاصل کرنے والے احباب بآسانی اپنی مطلوبہ کتب حاصل کر سکیں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت نے عرض کیا کہ نئی کتب میں براہین احمدیہ چاروں حصّوں کا جرمن ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب Essence of Islam کا بھی جرمن ترجمہ شائع ہوا ہے۔ حضور انور نے یہ کتب دیکھیں۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس حصّہ میں تشریف لے آئے جہاں مختلف شعبہ جات کے دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔ ان شعبہ جات میں شعبہ وقف نو، رشتہ ناطہ، شعبہ IAAAE، شعبہ ہیومینٹی فرسٹ، خدام Cafe، شعبہ تعلیم، جامعہ احمدیہ، الفضل انٹرنیشنل، شعبہ تعلیم القرآن، شعبہ امور عامہ، شعبہ وصیت اور شعبہ جائیداد کے دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔

حضور انور نے انتظامیہ سے ان سب دفاتر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور از راہ شفقت ''الفضل انٹرنیشنل'' اور ''جامعہ احمدیہ'' کے سٹال پر تشریف لے گئے۔ خدام کے سٹال کا بھی معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور، ''ہیومینٹی فرسٹ جرمنی'' کے سٹال پر تشریف لے گئے اور ہیومینٹی فرسٹ کا App لانچ کیا اور اس کے مختلف فنکشنز کے بارہ میں انچارج صاحب شعبہ ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب سے دریافت فرمایا۔ انچارج صاحب نے بتایا کہ اس میں ہیومینٹی فرسٹ، خدمت انسانیت اور رفاہ عامہ کے کاموں کے بارہ میں حضور انور کے ارشادات اور خطابات ڈالے جائیں گے۔ خدمت انسانیت کے حوالہ سے جو جو کام ہو رہے ہیں وہ ظاہر کیے جائیں گے جو لوگ ان خدمت کے کاموں کیلئے فنڈ دینا چاہتے ہیں ان کیلئے اس پروگرام میں پوری معلومات مہیّا ہوں گی۔ پوری دنیا میں ہیومینٹی فرسٹ کے تحت ہونے والے پروگراموں کی رپورٹ بھی اس میں آیا کرے گی۔

ملک Sao Tome میں حکومت نے ہیومینٹی فرسٹ کو ہسپتال کے آغاز کیلئے جو عمارت مہیّا کی ہے اس کی تصاویر بھی یہاں آویزاں کی گئی تھیں۔ اس عمارت کا ماڈل بنا کر بھی یہاں رکھا گیا تھا۔ حضور انور نے یہ تصاویر اور اس عمارت کا ماڈل دیکھا۔

چیئرمین صاحب ہیومینٹی فرسٹ جرمنی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک سال قبل حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ دو لاکھ پچاس ہزار یورو میں ہسپتال بنا دیں۔ حضور انور نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کر دے گا۔

اب خدا تعالیٰ کا فضل ایسا ہوا ہے کہ ساؤ ٹومے کی حکومت نے ہمیں پانچ ملین ڈالر کا ہسپتال دیا ہے جو گزشتہ آٹھ سال سے بند پڑا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ''یہ تو کمال ہو گیا ہے پھر تو اب آپ دو لاکھ یورو میں کام شروع کر دیں گے۔''

ہیومینٹی فرسٹ نے ایک کٹ تیار کی ہے جو ایک جیکٹ، Pen کا سیٹ، نوٹ بک، Pen ہولڈر، ویٹ پیپر، واسکٹ، وال کلاک، Sun گلاسز، کیپ اور ایک جناح کیپ پر مشتمل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت باقاعدہ رقم ادا کر کے یہ کٹ خریدی اور ساتھ ہی انچارج صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ملک Sao Tome سے جو نمائندہ آئے ہوئے ہیں ان کو تحفہ میں دے دیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس حصّہ میں تشریف لے گئے جہاں سے MTA کی براہ راست نشریات کے انتظامات کیے گئے تھے۔ تین وین موجود تھیں جن میں MTA کے اپ لنک کیلئے تمام آلات اور مشینری نصب تھی۔ ایک وین کے ذریعہ MTA کے Live پروگرام جلسہ گاہ سے براہ راست

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اپنی تمام تر کوششیں صرف کر کے قیام امن کیلئے کوشش کریں''

(خطاب فرمودہ 24 مارچ 2012ء
بمقام طاہر ہال بیت الفتوح بر موقع نویں سالانہ امن کانفرنس)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''مجھے ڈر ہے کہ مختلف ممالک کے سیاسی اور اقتصادی تغیرات ایک عالمگیر جنگ پر منتج ہو سکتے ہیں''

(خطاب فرمودہ 22 اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

اپ لنک ہوں گے۔ دوسری وین سے MTA1 اور تیسری وین سے MTA3 کے پروگراموں کی نشریات ہوں گی۔ ان انتظامات کا حضور انور نے جائزہ لیا اور مختلف امور کے حوالہ سے منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

جلسہ گاہ کے مین ہال سے باہر ایک مارکی لگا کر اور مختلف کیبن بنا کر جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں اور تقاریر کا مختلف زبانوں میں Live ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہاں ٹرانسلیشن کے بیس کیبن لگائے گئے ہیں درج ذیل 13 زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں کا ترجمہ ہوگا۔

عربی، البانین، بنگلہ، بوزنین، بلغارین، انگریزی، فرنچ، جرمن، انڈونیشین، رشین، سپینش، ترکش اور اردو۔ اسکے علاوہ جلسہ مستورات کے خصوصی سیشن کیلئے سات زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے والے مترجمین اپنی مارکی سے باہر کھڑے تھے۔

جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ تمام ناظمین اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے علاوہ نائب افسران کی تعداد 14 ہے، ناظمین کی تعداد 70 ہے، نائب ناظمین کی تعداد 251 ہے۔ جبکہ منتظمین کی تعداد 506 ہے اور معاونین کی تعداد 7073 ہے۔ معاون خصوصی کی تعداد 7 ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر 7924 مرد حضرات، خدام ڈیوٹیوں کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم اویس احمد ملک نے کی اور بعد ازاں اس کا جرمن اور اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد 9 بج کر 13 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان سے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور بر موقع معائنہ کارکنان وانتظامات جلسہ سالانہ جرمنی 2019

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: کل سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ سے کئی ہفتہ پہلے آپ لوگ کام شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ بعض شعبہ جات تو کئی مہینے پہلے شروع کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں کئی دفعہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جو بڑی جماعتیں ہیں جن میں جرمنی بھی شامل ہے ان کے کارکنان اس قدر تربیت یافتہ ہو چکے ہیں ان کی ایسی ٹریننگ ہو چکی ہے کہ بڑی آسانی سے تھوڑے وقت میں ہی بڑے اہم کام سرانجام دے لیتے ہیں۔ اس دفعہ بعض دقتیں تھیں، مشکلات تھیں۔ مجھے بتایا گیا کہ آخری وقت میں یہ ہال ملے گا اور 36 گھنٹے میں اس کو تیار کرنا ہوگا۔ اب افسر جلسہ گاہ کو 36 گھنٹے میں اس کی تیاری کی بڑی فکر تھی کہ کس طرح تیار ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی ہمت سے کارکنوں نے اور جو دوسری ٹیمیں ہیں کمپنی والے بھی آتے ہوں گے انہوں نے اس کام کو سرانجام دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک وقت تھا، کہا جاتا تھا کہ فلاں شخص ہمارے کارکنوں میں بڑا جن ہے اور بڑے بڑے کام کر لیتا ہے اب میں نے دیکھا ہے یہاں بھی اور یو کے میں بھی بعض اور جگہ بھی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جنات کی فوج عطا کر دی ہے۔ بعض توہّم پرست جو احمدی نہیں شاید میری بات سن کر خیال کریں کہ شاید جلسہ گاہ میں جنوں کی فوج پھر رہی ہوگی اور کہیں انہیں نقصان نہ پہنچا دے۔ لیکن ہمارے جن اللہ تعالیٰ کے فضل سے فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ اللہ کی خاطر کام کرنے والے ہیں اور اس کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے جنگی ٹیکنکل بیک گراؤنڈ نہیں یا اس طرح وہ سکل نہیں وہ مہارت نہیں جو ہونی چاہیے اس کے باوجود بڑے ماہرانہ انداز میں کام سرانجام دے دیتے ہیں۔ تو یہ آپ لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے اور وہ کام جس کیلئے دوسرے لوگوں کو بڑی رقمیں خرچ کرنی پڑتی ہیں اور بڑے سپیشلسٹ بلانے پڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے معمولی کارکنان کے ذریعہ سے اور بڑے سستے خرچ کے ساتھ وہ کام سرانجام دینے کی ہمیں توفیق دے دیتا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکا شکرانہ ہم میں سے ہر ایک کو ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ وہ ہمیں توفیق دے رہا ہے کہ جماعت کی خاطر ہم اپنے وقت اور اپنی صلاحیتوں کو کام میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسے کے ان تینوں دنوں میں اور اس کے بعد وائنڈ اپ میں بھی اس کام کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور بغیر کسی دقت کے جو سمیٹنے کا کام ہے وہ بھی سرانجام پا جائے۔ اس کیلئے جو ٹیمیں مقرر ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان دنوں میں مَیں یہ ہمیشہ یاد دہانی کرواتا ہوں، اب پھر یاد دہانی کروا رہا ہوں۔ یہ نہ سمجھیں کہ کام کی وجہ سے ہماری نمازیں معاف ہوگئی ہیں۔ وقت پر نمازیں ادا کرنے کی تمام کارکنان کوشش کریں اور ان کے افسران، نائب افسران شعبہ جات اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام معاون بچے خادم جو بھی ہیں وہ نمازیں وقت پر ادا کریں اور دوسری بات خوش اخلاقی ہے۔ خوش اخلاقی کی بار بار مجھے تلقین کرنی پڑتی ہے تا کہ بھول نہ جائیں۔ عموماً تو یہ معیار بہت بہتر ہو چکا ہے لیکن یہاں مردانہ جلسہ گاہ میں بھی اور زنانہ جلسہ گاہ میں بھی یا دوسری ڈیوٹیوں میں جو کارکنات ہیں ان کی ڈیوٹی کھانا کھلانے پر ہے، مہمان نوازی پر ہے یا نظافت پر ہے۔ ٹائلٹ وغیرہ کی صفائی وغیرہ پر ہے یا کسی بھی طرح کے تربیتی معاملات میں ہے، ڈسپلن پہ ہے۔ ان میں سے بعض لوگوں پر زیادتی کر جاتی ہیں۔ بعض بوڑھی عورتیں ہیں ان سے صحیح طرح پیش نہیں آتیں۔ مجبوریاں ہیں، کارکنات کی بھی مجبوریاں ہیں۔ بعض دفعہ رش پڑ جاتا ہے۔ ٹائلیٹس Available نہیں تو کارکنات یا کارکن وہ مجبور ہیں، وہ بھی کیا کریں۔ لیکن اگر مہمان یا کوئی بھی بڑی عمر کا شخص کوئی غصہ کا اظہار بھی کر دے تو آپ لوگوں کو خوش اخلاقی کا مظاہر کرنا چاہئے۔ اور کسی کو کسی غلط قسم کے جواب نہ دیں جس سے اس کی دلآزاری ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہم نے جہاں اتنے جوش اور ولولے سے جلسہ سے پہلے کام کیے اور مختلف شعبوں میں کام کیے، اس جلسہ کے انتظام کو آسان بنانے کیلئے اور وقت پر ختم کرنے کیلئے۔ اسی طرح جلسے کے دنوں میں بھی، باوجود تھکاوٹ کے، باوجود بعض مجبوریوں کے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے باقی دن بھی گزارنے ہیں اور مہمانوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا ہے اور ہر ایک سے آپ کا سلوک احسن ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور کا یہ خطاب 9 بجکر 22 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق دس بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب اور عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادئیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور کا قیام جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک رہائشی حصہ میں ہے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

دارالضیافت (لنگر خانہ) میں لیڈی کیئر ٹیکر کی ضرورت ہے

❁ لنگر خانہ دارالضیافت قادیان میں گریڈ درجہ چہارم میں ایک لیڈی کیئر ٹیکر کو رکھا جانا مقصود ہے۔ لیڈی کیئر ٹیکر کی ذمہ داری ہوگی کہ لنگر خانہ میں آنے والی خواتین کی چیکنگ کرنا، خواتین مہمانوں کی مہمان نوازی، اُن سے رابطہ، اُن کے کمروں کی سیٹنگ اور صفائی کا دھیان رکھنا۔

❁ ڈیوٹی کا روزانہ دورانیہ کم از کم دس گھنٹے ہوگا۔ مہمانوں کے رش کے دنوں میں صبح 8 بجے سے رات دس بجے تک بھی ڈیوٹی ہو سکتی ہے۔

(1) اُمیدوار کی عمر 30 سال سے زائد ہونی ضروری ہے۔ برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (2) اُمیدوار کا شادی شدہ ہونا بھی ضروری ہے (3) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لی جائیں گی جو انٹرویو میں کامیاب ہوں گی (4) وہی اُمیدوار خدمت میں لی جائیں گی جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گی (5) اُمیدوار کو قادیان آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے (6) سلیکشن کی صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود ہی کرنا ہوگا (7) مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا (8) خواہش مند خواتین اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے خاوند/ والد/ سرپرست کے تصدیقی دستخط کے ساتھ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے توسط سے درج ذیل ایڈریس پر ارسال کر سکتی ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے دفتری اوقات میں درج ذیل نمبر پر رابطہ کیا جا سکتا ہے: (صبح 8 تا دوپہر 02 بجے تک)

فون نمبر : 01872_501130 E Mail : diwan@qadian.in

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''دُنیا کو فتح کرنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ غریب اَقوام کو وہ مقام دینے کی ہر کوشش کی جائے جو اُن کا حق ہے''

(خطاب فرمودہ 22؍اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''دنیا میں اَمن قائم کرنے کی خاطر ہمیں ایک اَور اُصول یہ سکھایا گیا ہے کہ دوسروں کی دولت کو للچائی نظروں سے مت دیکھو''

(خطاب فرمودہ 22؍اکتوبر 2008ء بمقام برطانوی پارلیمنٹ ہاؤس آف کامنز)

طالب دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلاپالم (صوبہ تامل ناڈو)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7؍مارچ 2019ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم راجہ محمد حسین صاحب
(جماعت احمدیہ بیت الفتوح ایسٹ، یو.کے)

2؍مارچ 2019ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ قادیان اور ربوہ میں مختلف جماعتی اداروں میں خدمت کی توفیق پائی۔ گزشتہ چھ سال سے اپنے بیٹے مکرم راجہ محمود احمد صاحب کے پاس مورڈن میں مقیم تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، بڑے محنتی، مخلص اور باوفا خادم سلسلہ تھے۔ خلافت کے شیدائی، نظام جماعت کی کامل اطاعت کرنے والے، دعا گو اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت اور نظام جماعت سے وابستگی اور اطاعت کی تاکید فرمائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے دو نواسے پاکستان میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر (مرحوم) کے سمدھی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ خالدہ عارف صاحبہ اہلیہ مکرم عبد السلام عارف صاحب (مربی سلسلہ علی پور، ضلع مظفر گڑھ)

21؍فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میدان عمل میں اپنے واقف زندگی شوہر کے شانہ بشانہ بڑے اخلاص کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، مخلص، فدائی اور نیک خاتون تھیں۔ بچوں کی بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اپنے دونوں بچوں کو وقف کیا جن میں سے بڑا بیٹا حافظ عطاء المنعم آجکل جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہے اور چھوٹا بیٹا ابھی اپنی تعلیم مکمل کررہا ہے۔

(2) مکرمہ نجلاء عباس عودہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود حسین عودہ صاحب (کبابیر)

12؍فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ چند ماہ قبل آپ کے میاں وفات پاگئے تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، جماعتی پروگراموں میں فعال حصہ لینے والی، مہمان نواز، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

(3) مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب احمد صاحب (سابق استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

5؍فروری 2019ء کو بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والدین حضرت خواجہ محمد عبد اللہ صاحب اور مکرمہ رحیم بی بی صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، سادہ مزاج اور غریب پرور خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم نصیر احمد حبیب صاحب (واقف زندگی) یہاں مرکزی شعبہ آرکائیو میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ مکرم خواجہ عبد القدوس صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کی پھوپھی تھیں۔

(4) مکرمہ عظمت رشید صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد چیمہ صاحب (چک نمبر 171/TDA ضلع لیہ)

22؍دسمبر 2018ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد حضرت غلام رسول صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے دو پوتے اس وقت جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں جبکہ ایک پوتے مکرم مغفور احمد چیمہ صاحب نظارت تعلیم ربوہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 5؍ستمبر 2017ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ آمنہ جاوید بنت مکرم جاوید چوہدری صاحب ناروے کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم مرزا اطہر بیگ (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اعلان نکاح کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ بابرکت کرے۔ دونوں فریقین کو بھی ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ نسلوں کی تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔

اسکے بعد حضور انور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے شرف مصافحہ بخشا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6601: مَیں محمد قدرت اللہ غوری ولد مکرم محمد نصرت اللہ غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سعودی عرب، مستقل پتا: ہاؤس نمبر 659-3-11 مغل پلے گراؤنڈ، نیو میلا پالی (حیدر آباد) صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍اگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ رقبہ 400 sq yds بمقام سَن رائز ہومز (گاؤں اَپر پالی)، پلاٹ رقبہ 200 sq yds بمقام قادیان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13,000 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبشر احمد باجوہ العبد: محمد قدرت اللہ غوری گواہ: سید مصباح الرحمن

ولادت

مکرم احمد جاوید بھنّو صاحب ابن مکرم احمد یداللہ بھنّو صاحب آف لندن (یوکے) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 17 جنوری 2019 کو بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام رانیم بھنّو ہے جو مکرم احمد یداللہ بھنّو صاحب کی پوتی اور مکرم احمد یداللہ صاحب سینئر آف ماریشس کی پڑپوتی ہے۔ احمد یداللہ بھنّو صاحب ایک مخلص احمدی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ عزیزہ مکرم مولانا منظور احمد صاحب آف گھنوکے ججہ درویش قادیان اور مکرمہ خورشیدہ رقیہ صاحبہ کی پڑنواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک خادمہ دین بننے اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر پانے کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (چودھری مقبول احمد جرنلسٹ، ابن مکرم مولانا منظور احمد صاحب درویش قادیان)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

”نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

اُذْكُرُوْا اَمْوَاتَكُمْ بِالْخَيْرِ

میرے شوہر! مکرم الحاج محمد عبدالعظیم صاحب
آف عثمان آباد (مہاراشٹر) کا ذکر خیر

(امۃ القدیر۔سابق صدر لجنہ اماء اللہ عثمان آباد)

میرے شوہر مکرم الحاج محمد عبدالعظیم صاحب آف عثمان آباد مورخہ 21 مارچ 2019 کو 76 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 رمضان 1440 ہجری بمطابق 12 مئی 2019 لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد محترم محمد عبدالمجید صاحب علاقہ ظہیر آباد سے تعلق رکھتے تھے اور تحقیق کر کے احمدیت کی دولت پائی اور خاندان اور اہل علاقہ کے قتل کر دینے کی کوشش سے معجزانہ طور پر بچ کر حیدرآباد منتقل ہو گئے۔ وہیں پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورۂ حیدرآباد کے موقع پر آپ کا نکاح محترمہ خاتون بی صاحبہ (یہ پیدائشی احمدی تھیں) بنت مولوی محمد یعقوب صاحب آف عثمان آباد کے ساتھ پڑھایا۔ اسکے بعد محترم عبدالمجید صاحب کاروبار کے سلسلہ میں عثمان آباد منتقل ہو گئے۔

میرے شوہر مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، عاشق قرآن، تقویٰ شعار، غرباء کے ہمدرد اور خیر خواہ، خلیق، ملنسار، سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ بڑے دعا گو، مہمان نواز، غریب پرور، صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ جب تک صحت نے وفا کی تلاوت قرآن کریم اور تعلیم قرآن میں منہمک رہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

آپ کی زندگی کافی جد وجہد میں گزری۔ آپ نہایت ہی نیک، پاک دامن، ملنسار، ہر ایک سے بہت خلوص سے پیش آنے والے، چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور جماعت کے ہر کام میں پیش پیش رہنے والے ایک عظیم انسان تھے۔ آپ نماز تہجد کے وقت ہی مسجد میں چلے جاتے۔ تہجد و فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید میں اس طرح محو ہو جاتے کہ دنیاوی مصروفیات کی کوئی فکر ہی نہ رہتی۔ اسکے بعد جماعت میں موجود تمام بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے۔

آپ کو نظام جماعت اور خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ محکمہ ڈاک میں پوسٹ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائرڈ تھے۔ آپ کو تبلیغ احمدیت کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ تبلیغ کے نت نئے پروگرام بناتے اور سارے اہل خانہ کو ساتھ لیکر ان پر عمل درآمد کرواتے۔ ہر سال یوم تبلیغ منعقد کرتے اور ایک ریہڑی پر دینی کتب، رسالے اور پمفلٹ سجا کر خدام و اطفال کے ساتھ پورے شہر کا دورہ کرتے۔ ہر سال شہر میں عرس میلہ پر جماعت کا بک اسٹال لگاتے اور اس میں قرآن مجید کے تراجم رکھتے۔ دوران تبلیغ لوگ آپ کو گالیاں بھی دیتے۔ آپ کے سامنے لٹریچر پھاڑ کر پھینک دیتے لیکن آپ بالکل نہ گھبراتے اور اپنا تبلیغ کا کام جاری رکھتے۔

علاقہ کے لوگ بھی سخت مخالفت کرتے تھے۔ گھر پر پتھر مارتے۔ ہمارے بیٹے کی کرانہ کی دکان تھی جسکا محلہ والوں نے بائیکاٹ کر دیا تھا۔ ایک رات مخالفوں نے پٹرول ڈال کر دوکان جلا دی۔ ہزاروں روپے کا مال و فرنیچر جل کر راکھ ہو گیا لیکن پھر بھی عظیم صاحب نے ہمت نہیں ہاری۔ دوبارہ دوکان صاف کروا کر پھر سے شروعات کی۔ جب تک چلتے پھرتے رہے خود دوکان پر جا کر بیٹھتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں آپ نے یہ پڑھا تھا کہ تبلیغ احمدیت کا سب سے بہترین ذریعہ مسجد بنانا ہے۔ آپ نے اس کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا اور تیس پینتیس افراد پر مشتمل چھوٹی سی جماعت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی شفقت سے ایک دو منزلہ خوبصورت مسجد ''بیت الغالب'' اور اس سے متصل منارۃ المسیح کی طرز پر 80 فٹ کے ایک مینار کی تعمیر کی سعادت پائی اور اپنا تن من دھن اور آل اولاد کو اسکی تکمیل کیلئے گویا وقف کر دیا۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم نے مورخہ 10 مئی 1991 کو Friday the 10th کے موقع پر فرمایا۔ 1991 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی قادیان آمد کے موقع پر اس مسجد کی تصاویر حضور رحمہ اللہ کو دکھانے کی توفیق پائی جس پر حضور رحمہ اللہ نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔ اسی طرح پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ الودود کے دورہ قادیان 2005ء کے موقع پر مینار کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی اس کی بھی تصاویر آپ کو حضور انور کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق ملی۔

مرحوم بہت صائب الرائے تھے اور ملکی مجلس شوریٰ کیلئے ایک لمبا عرصہ اپنی جماعت سے ممبر کے طور پر شامل ہونے کی توفیق پاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی آمد پر منعقدہ مجلس شوریٰ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ قادیان کے وقت بھی شوریٰ میں اپنی گزارشات پیش کرنے کی توفیق پائی اور اپنی ایک تجویز پر پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کے اظہار خوشنودی فرمانے اور شرف ملاقات بخشنے کو بڑے شوق اور جذباتی انداز میں بیان کیا کرتے تھے۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ سیکرٹری مال اور تقریبا 20 سال سے زائد عرصہ صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد کے طور پر خدمت کی سعادت پائی۔ اس کے علاوہ ناظم علاقہ مجلس انصاراللہ بھارت اور سیکرٹری تعلیم القرآن بھی رہے۔ 1997 میں بطور ناظم انصار اللہ آپ نے کیرالہ، تمل ناڈو، کرناٹک و مہاراشٹر کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ جہاں باقاعدہ جماعت قائم نہیں تھی وہاں جماعت قائم کی۔ علاوہ ازیں اڑیسہ، بنگال اور بہار وغیرہ صوبوں میں بھی خدمت اسلام بجالانے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سن 2004 میں خاکسار کو آپ کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ مقامات مقدسہ کا آپ کے ساتھ دیدار کرنے کا تجربہ بہت دلفریب تھا۔

گفتار کی بجائے اپنے کردار سے تربیت کرنا آپکا نمایاں وصف تھا۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بھی آپ مثالی نمونہ تھے۔ تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندہ جات کی ادائیگی کرتے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور وصیت کے بعد جلد سے جلد اپنے حصہ جائداد کی مکمل ادائیگی کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور ہر سال باقاعدہ دفتر بہشتی مقبرہ سے اپنے حساب کراس چیک کروا کر تصدیق کروا لیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کی تحریک کیلئے اس قدر پر جوش تھے کہ باستثناء معدودے چند، تقریباً پورے خاندان کے بالغ مرد و عورتوں کو اپنی زندگی ہی میں وصیت کے نظام میں شامل کروایا اور ہر ایک کو وصیت کا حساب درست رکھنے کی تلقین کرتے رہتے۔

قادیان دارالامان سے بے حد عشق تھا اور لگاتار 35 سال سے ملکی اجتماعات اور جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے اور اپنی زندگی کے آخری اجتماع و جلسہ میں بھی برین ٹیومر جیسے موذی مرض کے غلبہ اور جسمانی قویٰ کے بیحد کمزور ہو جانے کے باوجود بڑے جوش اور جذبہ سے قریباً 2500 کلومیٹر کا سفر طے کر کے شامل ہوئے۔

خلافت احمدیہ سے بہت زیادہ اطاعت اور محبت کا تعلق تھا۔ خلیفہ وقت کے ہر حکم پر اپنی استطاعت کے مطابق فوراً عمل کرنے کی کوشش کرتے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور خلیفۃ المسیح کی دعاؤں پر اتنا کامل ایمان تھا کہ چند برس قبل جب عثمان آباد میں مسلسل دو تین سالوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط کا سامنا ہوا اور پینے کے پانی کا مسئلہ خطرناک حد تک سنگین ہو گیا تو بار بار حضور کو اس سلسلہ میں دعا کیلئے لکھتے رہے۔ ایک بار اپنے ایک خط میں جذبات سے مغلوب ہو کر صرف ''حضور، بارش! بارش! بارش!'' سے زیادہ کچھ نہ لکھ سکے اور ایسے ہی خط بھجوا دیا۔ اس کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ اُس سال اس قدر بارشیں ہو گئیں کہ سارے علاقے کے پانی کے ذخائر بھر گئے اور آپ کی وفات تک یہ علاقہ پانی کی قلت سے کبھی دو چار نہ ہوا۔

تین سال قبل پتا چلا کہ آپ کو برین ٹیومر ہے۔ نیز زندگی کے آخری ایام میں آپ کو دل کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ آپ موصی تھے۔ انتقال کے فوراً بعد آپ کو حیدرآباد دکن لے جایا گیا جہاں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہ بذریعہ فلائٹ آپ کی نعش قادیان لائی گئی جہاں مورخہ 23 / مارچ کو یوم مسیح موعود کے مبارک موقع پر بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور تدفین عمل میں آئی۔ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنی زندگی کا ایک منٹ بھی ضائع نہ کرنا ان کی فطرت تھی۔ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے وقت کی کتب کا مطالعہ آپ کا شغف تھا۔ اس چھوٹے سے مضمون میں آپ کی تمام خوبیوں کو بیان کرنا ناممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

پسماندگان میں 5 بھائیوں 4 بہنوں، اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے عبدالعلیم صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع شولاپور ہیں اور اس وقت گورنمنٹ اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہیں۔ دوسرے لڑکے عبدالنعیم زعیم انصاراللہ عثمان آباد ہیں اور مخالفوں کی جانب سے دوکان جلائے جانے کے بعد سے روزگار کے مسائل سے دو چار ہیں۔ (عزیز کو بہتر روزگار ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے) چھوٹا بیٹا وسیم احمد عظیم بطور واقف زندگی دفتر نظارت نشر و اشاعت قادیان میں خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہا ہے۔ بڑی بیٹی قدسیہ یاسمین ایک واقف زندگی مکرم محمد اسحٰق صاحب معلم سلسلہ سے بیاہی ہیں اور صوبہ ہماچل میں ہیں اور یہاں بطور ضلعی صدر لجنہ خدمت کر رہی ہیں۔ دوسری بیٹی آسیہ نازنین اہلیہ مکرم عبدالرّب استاد پروفیسر وہیڈ آف اردو ڈیپارٹمنٹ گلبرگہ یونیورسٹی ہیں اور چھوٹی بیٹی شائستہ نسرین اہلیہ مسعود احمد فضل سرکاری اسکول میں ٹیچر ہیں۔ 22 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں جن میں سے 17 وقف نو اور 1 وقف اولاد کے تحت وقف ہیں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے
جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے''
(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

''ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص
اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا''
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

برانچ
دانش منزل (قادیان)
ڈگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

ارشادِ نبوی ﷺ
خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
#2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR-585201
Contact Number: 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(صوبہ مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔“

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 451)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (صوبہ بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

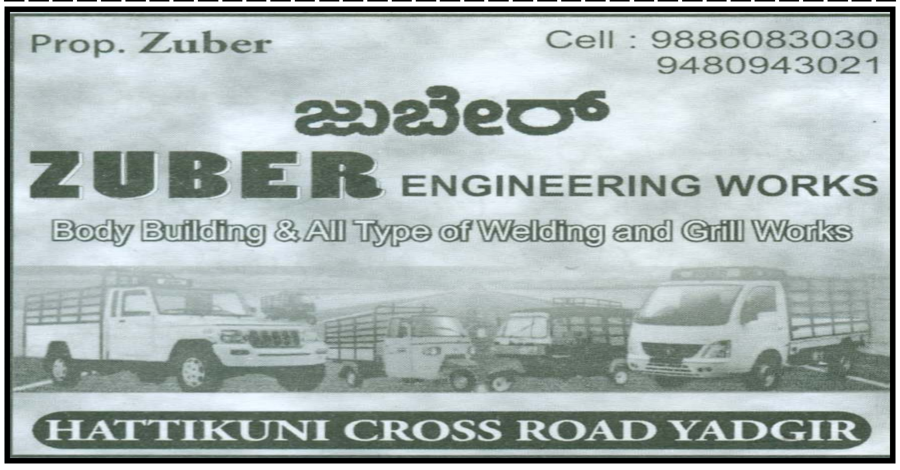

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ (ضلع محبوب نگر) صوبہ تلنگانہ

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
➤ Rajahmundry
➤ Kadiyapu lanka, E.G.dist.
➤ Andhra Pradesh 533126.
➤ #email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)
action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدرآباد

طالب دعا: اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی جانوں اور اموال کے لحاظ سے امن میں رہیں۔‘‘ (مسند احمد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کیلئے یہ دعا کی:

اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دعا: مصدق احمد، جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم دشمن کے مقابلہ پر صبر اختیار کرو‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 130)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) صوبہ بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) صوبہ جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ دسمبر 2017)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ دسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 18 - July - 2019 Issue. 29

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جلسہ سالانہ جرمنی کے بابرکت انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ اور مہمانوں کے دلنشین اور ایمان افروز تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12رجولائی 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد،ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس سال وہاں حاضری چالیس ہزار سے اوپر تھی۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہمارے کاموں اور ہماری کوششوں سے بڑھ کر ہمیں دیتا ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھتے ہوئے اپنی کوششوں کو مزید بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ فضل اور نوازشیں بڑھتی چلی جائیں۔ جلسہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ایک غیر معمولی ماحول اور اثر دیکھنے میں آیا ہے۔ پس ہمارا جلسہ علاوہ ہماری اپنی تربیت کے،تبلیغ کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ چیز ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی شکرگزاری میں بڑھتے چلے جائیں اور یہ ماحول ہمارے عارضی ماحول نہ ہوں بلکہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو ہمارے ہر عمل سے دکھانے والا ہو اور ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کے مقصد کو ہر وقت پورا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے جلسہ کے کارکنان وکارکنات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی جماعت اخلاص و وفا میں بڑھی ہوئی جماعت ہے بلکہ بعض قربانیوں میں بعض جماعتوں سے بھی زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔

اس دفعہ شاملین کی تعداد بڑھنے کے بعد انتظامیہ اور امیر صاحب کو بھی خیال آیا کہ ہمارے پاس اپنی ایک بڑی جلسہ گاہ ہونی چاہئے۔امیر صاحب نے بتایا ہے کہ انہوں نے ایک جگہ دیکھی ہے جس کے حصول کی وہ کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر وہ جگہ جماعت کے لئے بہتر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے خریدنے اور لینے کے بھی انتظام فرمادے اور آسانی پیدا کردے۔

حضور انور نے مہمانوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا: میرینہ پبلک صاحب جولفتھانزا ایئر لائن کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ میں ہیں وہ کہتی ہیں کہ امن عالم کے قیام پر بات کرنا تو لیڈروں کیلئے ایک ہاٹ کیک ہے مگر امام جماعت احمدیہ کی گفتگو میں جو طاقت تھی وہ میں نے کہیں اور نہیں دیکھی ۔اگر ذاتی مفاد سے بالاتر ہوکر اقدامات نہ کئے گئے تو ایٹمی جنگ کی ہولناک تباہی کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ کہتی ہیں کہ میرے نزدیک اس قدر وضاحت کے ساتھ پیغام دیا گیا ہے کہ اگر تعصّبات حائل نہ ہوں تو انسان کے رونگٹے کھڑے کرنے کیلئے یہ تنبیہ کافی ہے اور فیصلہ سازوں تک یہ پیغام پہنچنا چاہئے کیونکہ انسانیت کی وسیع تر بہبود کیلئے اس کا گلوبل لیول پر ادراک عام ہونا بھی ضروری ہے۔

میسیڈونیا وفد کی ایک خاتون الیکز اندروو ادوینہ صاحبہ کہتی ہیں اس سال جلسہ سالانہ پر میں نے بہت زیادہ اچھے لوگ دیکھے مسکراتے چہروں کے ساتھ جو ہمیں بہت عزت دے رہے تھے۔ میں شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن کا خدا پر یقین اور ایمان بہت مضبوط ہے مجھے امید ہے کہ آپ یہ نیک کام جاری رکھیں گے۔

میسیڈونین وفد میں شامل ایک ٹی وی کے صحافی زورانچو زورینسکی صاحب کہتے ہیں کہ میں دوسری بار جلسے میں شامل ہوا ہوں اور میرے لئے بڑا اعزاز ہے۔ جلسے کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ خدا پر ایمان رکھنا اور تمام انسانوں کی مدد کرنا یہ ایسا کام ہے جو تمام لوگوں کے درمیان اختلافات کو دور کردے گا۔

بلغارین وفد کی ایک خاتون کیسما المیر ا صاحبہ کہتی ہیں مجھے تیسری مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے اور ہر سال مجھے نئی سے نئی باتیں سیکھنے کو ملتی ہی۔ میں تقاریر کو بہت غور سے سنتی ہوں کیونکہ میں ایک فزیو تھراپسٹ اور سائیکالوجسٹ بھی ہوں۔ میں ان تقاریر میں بتائی جانے والی جماعت احمدیہ کی تعلیم کے ذریعہ اپنے ہر مریض کے مسائل کا بہتر رنگ میں حل کرسکتی ہوں اور میں اپنے لئے بھی مفید نصائح اکٹھی کر کے لے جاتی ہوں۔

ایک احمدی دوست گزم ازاچی صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ مجھے بہت خاص لگا۔ انتظامات اور مہمان نوازی ہر سال کی طرح نہایت ہی اعلیٰ تھے اور جو لجنہ میں میرا خطاب تھا اور اختتامی خطاب اس نے مجھے بڑا متاثر کیا اور یہ پیغام ہم مردوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔

ایک مہمان ایلی شوانچی جوالبانین ہیں اور جرمنی میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ ہر احمدی مسلمان کیلئے ایک عظیم الشان روحانی اجتماع ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر انہیں جہاں اسلام کی بنیادی تعلیم سے تعارف حاصل ہوا ہے وہیں جماعت احمدیہ میں قائم نظام خلافت کے ذریعہ ان خوبصورت تعلیمات کے عملی نمونے دیکھنے کا بھی تجربہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں بحیثیت ایک احمدی مسلمان سارا سال اس روحانی جلسے کا بڑے اہتمام سے انتظار کرتا ہوں کیونکہ یہاں ایک حقیقی اخوت کی روح نظر آتی ہے جسے بیان کرنا ناممکن ہے۔اس جلسہ میں آ کر مجھے یوں لگتا ہے گویا میں جنت میں ہوں اور دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں اور اگلے سال کے جلسہ کا بڑی بےصبری سے میں انتظار کر رہا ہوتا ہوں۔

جارجیا کے وفد میں دینی علوم کی طالبہ نانوکا صاحبہ بھی شامل تھیں وہ بیعت کی تقریب کے بارے میں اپنے جذبات بیان کرتی ہیں کہ بیعت کی تقریب جذبات سے بھرپور تھی۔ مجھے مذہبی اتحاد کا ایک نظارہ دیکھنے کو ملا اور معلوم ہوا کہ کس طرح مختلف رنگ ونسل کے لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔

کوسووو سے آنے والے وفد کے ایک دوست مسٹر شیب زکرجی صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی کہ جلسہ میں شامل ہونا ہے، تو بہت خوش ہوئے مگر اس سفر کے اخراجات جب سامنے آئے تو بہت کشمکش میں مبتلا ہو گئے لیکن پھر کہتے ہیں خلیفہ وقت سے ملنا اور جلسہ میں شامل ہونا میری ایک تڑپ تھی اس لئے میں نے اپنی گائے بیچی اور جلسہ میں شامل ہونے کے اخراجات پورے کئے۔ اس طرح بھی لوگ احمدی ہونے کے بعد قربانی کر کے جلسہ میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مالٹا سے جلسہ میں شامل ہونے والی تین خواتین مستورات کی مارکی میں گئیں۔ کہتی ہیں کہ ہمارا بہت خیال رکھا گیا بہت دفعہ ہمیں پوچھا گیا۔خواتین کی مارکی میں ایک فیملی کا ماحول تھا۔ ایسے تھا کہ جیسے ہم ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح شاید صدیوں سے جانتے ہیں مگر ہماری تو پہلی بار ملاقات ہو رہی تھی۔ پھر یہ کہتی ہیں کہ خواتین کی مارکی میں زیادہ آسانی تھی اور ہمیں دونوں طرف کے ماحول کو تجربہ کرنے کا موقع ملا اور ہمیں اسلامی تعلیمات کہ جس میں مرد و خواتین کے لئے علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے اس کی صحیح اور گہری حکمت اور فلاسفی کو سمجھنے کا موقع ملا اور ہم اپنے تجربے کی بناء پر بھی یہ کہہ سکتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات بہت گہری اور حکمت سے پر ہیں اور خواتین علیحدہ جگہ پر زیادہ آسانی اور اطمینان محسوس کرتی ہیں اور انہیں اپنے انتظامات سنبھالنے اور اپنی قابلیتوں کا جوہر دکھانے کا وسیع موقع ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس غیر بھی اب اس بات کو ماننے لگ گئے ہیں کہ حقیقت میں یہ عورتوں اور مردوں کی جو علیحدگی اور انتظامات ہیں وہ ضروری ہیں اور ہماری بعض نوجوان نسل کی لڑکیوں کو بعض خیالات آتے ہیں کہ اکٹھا کیوں نہیں ہوتا اور آزادی نہیں ہے ان کو بھی سوچنا چاہئے۔

قرغیزستان سے آنے والے ایک مہمان بیان کرتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر غیر معمولی احساسات تھے۔ احمدی ہونے سے قبل مجھے کبھی بھی رونا نہیں آیا مگر صرف قادیان اور جرمنی میں رونا آیا۔محسوس ہو رہا تھا کہ دل میں ایک نرمی اور تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ ہر ایک جو بیعت کرتا ہے اس کے ذریعہ میرے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے میں پہلے مولوی تھا جب جماعت احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا تو تمام باتیں جو قرآن کریم میں دجال اور مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ کے بارے میں بیان ہوئی ہیں ان کی حقیقت معلوم ہوئی۔ بیعت میں ایسا لگا کہ مجھ پر ٹھنڈا پانی پڑ رہا ہے اور اب میں اصل اور حقیقی مسلمان ہو گیا ہوں۔

سینیگال سے آنے والے ایک مہمان کہتے ہیں اگر میں جلسہ نہ دیکھتا اور آپ سے نہ ملتا تو میں اپنی زندگی میں ایک بہت بڑا خلا محسوس کرتا اور آج میں سمجھتا ہوں کہ میری زندگی کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔

وہ ایک کشتی اپنی گود میں لے کے بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ یہ تحفہ ہے ہم آپ کے لئے لائے ہیں اور کہا کہ یہ کشتی امن کی کشتی ہے۔محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی کشتی ہے۔ اب جو اس میں سوار ہوگا وہی امن پائے گا اور یہ احمدیت کی کشتی ہے اور کشتی کا تحفہ دینے کا ایک دوسرا مطلب یہ بھی تھا کہ ہمارے ملک کی معیشت اس سے وابستہ ہے۔ وہاں ماہی گیر زیادہ ہیں۔ لہٰذا ہمارے ملک کے لئے خاص دعا کریں۔

بوسنیا سے آنے والے یاسمین سپاچیت صاحب کہتے ہیں کہ آپ کا اسلام ، بانیٔ اسلام سے عشق اور اس عشق کا انتشار آپ کے محبت بکھیرنے والے الفاظ میں ہوتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے نصیحت دل کو چھو رہی تھی یہی وہ کام ہے جو آنحضرت ﷺ کرتے تھے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اگلا جلسہ اس سے بھی بہتر ہو اور یہ جلسہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قوت اور اتحاد پیدا کرنے کا باعث ہو۔

کمال لوان صاحب لبنان کہتے ہیں کہ جلسہ میں جو سب سے پہلی میرے لئے جماعت کی سچائی کی دلیل بنی وہ اتنی بڑی تعداد اور ان کا حسن انتظام تھا۔ جلسہ کے دوران ایک دوست نے مجھے بتایا کہ یہ خلیفۃ المسلمین ہیں پھر میں نے احمدیوں سے مختلف سوالات کئے جن کا انہوں نے بڑے پیار سے جواب دیا۔ میرا دل احمدیت کی صداقت سے مطمئن ہوتا چلا گیا۔ میں نے سوچا کہ اگلے سال تک زندہ رہوں گا بھی یا نہیں اس لئے ابھی بیعت کرنی چاہئے تو میں نے بیعت کر لی۔

پھر فواد صاحب ہیں کہتے ہیں کہ سن 2018 میں مَیں نے بیعت کی تھی لیکن میری بیوی نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور میں نے سمجھایا کہ تم یہ کتابیں پڑھو اور خدا سے استخارہ کرو۔ تین مہینے میری بیوی نے استخارہ کیا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ایک سفید کبوتر ان کے درمیان موجود ہے۔ میری بیوی نے پوچھا کہ یہ کبوتر کیا ہے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا یہ کبوتر اسلام پھیلانے کیلئے قدس کے علاقے میں آیا ہے۔ اس خواب نے میری بیوی کے دل کو کھول دیا اور اس جلسہ میں یعنی 2019ء میں شامل ہوئی اور بیعت کر لی۔ پھر کہتے ہیں میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری تمام فیملی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی توفیق دی ہے اور اب میں اپنے تمام رشتہ داروں کو بھی تبلیغ کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان بیعت کرنیوالوں کے اخلاص و وفا اور ایمان وایقان میں ترقی عطا فرماتا رہے اور ہم میں سے ہر ایک کو بھی جلسہ کی برکات سے فیض پانے والا بنائے اور مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

میڈیا کوریج کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ اس سال جرمنی میں کل تیرہ میڈیا آوٹ لٹس کے ذریعہ جلسہ کی کوریج ہوئی اس کے علاوہ اٹلی چین اور سلواکیہ کے آن لائن اخبارات نے بھی خبریں دیں۔ ان کے اندازے کے مطابق دو کروڑ چھبیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ بابرکت فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad